SAT.15.Feb.2025
VOLUME:20 NO:42
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز ہفتہ 15/فروری 2025
جلد:20 شمارہ: 42
16/شعبان المعظم 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com~Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

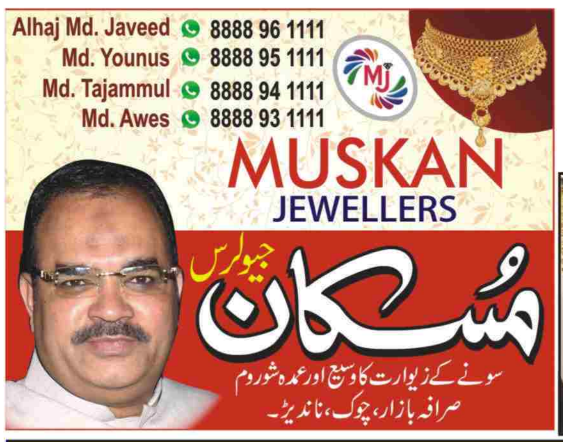

امریکہ میں نریندر مودی نے ملک کی بے عزتی کرادی

جب اڈانی پر سوال کیا گیا تو جیسے مودی جی کے چہرے سے رنگ ہی اڑ گیا' کانگریس کا وزیر اعظم پر سخت حملہ

نئی دہلی: 14/فروری (ایجنسیز) وزیر اعظم نریندر مودی اس وقت امریکی دورے پر ہیں اور ہند-امریکہ کے درمیان کچھ اہم معاہدوں پر گفتگو ہوئی ہے۔ اس درمیان پی ایم مودی سے پوچھے گئے کچھ سوالات اور ان کے جواب نے کانگریس کو حملہ آور ہونے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ خاص طور سے گوتم اڈانی معاملے پر پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں جب پی ایم مودی نے اسے 'ذاتی معاملہ' ٹھہرا دیا، تو کانگریس نے زوردار انداز میں حملہ کرنا شروع کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس تعلق سے کئی پوسٹ کیے گئے۔ اس درمیان کانگریس ترجمان سپریا شرینیت کی ایک ویڈیو جاری کی گئی ہے جس میں وہ کہتی ہیں کہ ''پی ایم مودی کو بغل میں بٹھا کر ٹرمپ نے باہمی ٹیرف (ریسپروکل ٹیرف) کے لیے دھمکایا۔'' اس پوسٹ میں لکھا گیا ہے کہ ''مودی اپنوں کے ساتھ ناروا سلوک پر کچھ نہیں بول پائے۔ اڈانی کے سوال پر سکتہ میں آ گئے، بدعنوانی کو ذاتی معاملہ بتا ڈالا۔ نریندر مودی کی قلعی کھل گئی ہے، انھوں نے ملک کی بے عزتی کرادی۔'' یہ ویڈیو کانگریس نے اپنے 'ایکس' ہینڈل سے شیئر کیا ہے۔ اس ویڈیو میں سپریا شرینیت کہتی نظر آ رہی ہیں کہ ''نریندر مودی امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ وہ اس ملک کے وزیر اعظم ہیں، اور ہمارے ملک کے وزیر اعظم کو اپنے بغل میں کھڑا کر کے امریکی صدر نہ صرف باہمی ٹیرف لگانے کے لیے دھمکا رہے تھے، بلکہ ہمارے ملک کے لیے فراڈ، زیادتی اور بربادی جیسے الفاظ کا استعمال کر رہے تھے۔ یہی نہیں ہندوستان برکس کا حصہ ہے، اور ان کا (ٹرمپ کا) کہنا ہے کہ برکس کے ممالک تھر تھر کانپ رہے ہیں، امریکہ اس کے بعد کیا کرے۔'' پی ایم مودی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے سپریا کہتی ہیں کہ ''نریندر مودی امریکہ کی زمین پر ہیں اور اس طرح کا سلوک ناقابل برداشت ہے۔ جب 143 کروڑ آبادی والے ملک کے وزیر اعظم سے ناجائز دراندازی کے بارے میں پوچھا گیا، تو انھوں نے ایک بار بھی امریکی صدر کے سامنے ہاتھوں میں ہتھکڑیوں اور پیروں میں بیڑیوں کے بارے میں نہیں پوچھا۔ خواتین تک کو نہیں بخشا گیا۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''ہمارے ملک کے باشندوں کے ساتھ جو ظلم کیے گئے، اس ملک کی جو بے عزتی ہوئی، اس پر ایک لفظ نہیں بولا۔ جب اڈانی پر سوال کیا گیا تو جیسے مودی جی کے چہرے سے رنگ ہی اڑ گیا۔ مودی جی کا کہنا تھا کہ یہ تو ذاتی معاملہ ہے۔ اتنی بڑی بدعنوانی کا معاملہ، جس میں امریکہ میں وارنٹ ایشو ہے، جس پر تمام ممالک میں جانچ چل رہی ہے، وہ مودی جی کے لیے ذاتی معاملہ ہے۔'' اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے سپریا کہتی ہیں کہ ''اڈانی سے متعلق سوال کے بعد جوان کی باڈی لینگویج بدلی، چہرے کا رنگ بدلا، جس طرح سے وہ ہاتھ نچا نچا کر بات کرنے لگے، باڈی لینگویج ماہرین بتائیں کہ اس کے بارے میں کیا کہا جائے! اصلیت یہ ہے کہ امریکی صدر نے ہمارے ملک کی بے عزتی کی ہے، نریندر مودی جی کی بے عزتی کی ہے اور مودی جی کچھ نہیں کہہ پائے۔'' آخر میں وہ یہ بھی کہنے سے پرہیز نہیں کرتیں کہ ''بھکتوں کے وشو گرو کی قلعی کھل چکی ہے۔ دو الفاظ تو ملک کے لیے بول دیے ہوتے۔''

اب مہاراشٹر حکومت بھی 'لو جہاد' کیخلاف قانون

ڈی جی پی کی قیادت میں کمیٹی تشکیل

ممبئی: 14/فروری (ایجنسیز) اب مہاراشٹر کی 'مہایوتی حکومت' نے بھی 'لو جہاد' کے خلاف قانون بنانے کی طرف پیش قدمی کر دی ہے۔ مہاراشٹر ریاستی پولیس ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی پی) کی قیادت میں ریاستی حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ یہ کمیٹی لو جہاد سے متعلق تمام قانونی اور تکنیکی پہلوؤں پر تبادلہ خیال کر ایک رپورٹ بنائے گی۔ بعد ازاں یہ رپورٹ حکومت کے حوالے کی جائے گی۔ اس کمیٹی میں سکریٹری برائے محکمہ فلاح خواتین و اطفال، سکریٹری برائے محکمہ اقلیتی ترقی، سکریٹری برائے محکمہ قانون و انصاف، سکریٹری برائے محکمہ سماجی انصاف و خصوصی امداد، سکریٹری برائے محکمہ داخلہ اور سکریٹری برائے محکمہ داخلہ (قانون) شامل ہوں گے۔ مہاراشٹر میں مبینہ طور پر بڑھتے 'لو جہاد' کو پیش نظر رکھتے ہوئے ریاستی حکومت نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ اس کے لیے ریاستی حکومت نے ڈی جی پی کی صدارت میں ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ یہ کمیٹی ریاست کے موجودہ حالات کا مطالعہ کرے گی اور لو جہاد، دھوکہ دہی و جبراً مذہب تبدیلی کے خلاف ترکیب پیش کرتے ہوئے ایک مسودہ تیار کرے گی۔ اس طرح مہاراشٹر 'لو جہاد' کے خلاف قانون بنانے والی ملک کی دسویں ریاست بن جائے گا۔ اب تک ملک کی 9 ریاستوں میں لو جہاد کے خلاف قانون بن چکے ہیں۔ یہ ریاستیں اتر پردیش، ہریانہ، ہماچل پردیش، گجرات، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، اتراکھنڈ، اڈیشہ اور چھتیس گڑھ ہیں۔ انہی ریاستوں کی طرز پر بی جے پی لیڈر اور ریاستی وزیر نتیش رانے سمیت ریاست کی مختلف تنظیموں نے مہاراشٹر میں لو جہاد قانون نافذ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ریاست میں مذہب تبدیلی کی شکایتوں کے بعد دیویندر فڑنویس نے اسمبلی میں اس کے خلاف قانون بنانے کا وعدہ بھی کیا تھا۔

چیف الیکشن کمشنر کا اعلان آئندہ ہفتہ ہونے کا امکان

نئی دہلی: موجودہ چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار آئندہ 18 فروری کو سبکدوش ہو رہے ہیں۔ اس سے قبل نئے چیف الیکشن کمشنر کے نام پر مہر ثبت کیا جانا ہے۔ اس کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت والی ایک سلیکشن کمیٹی آئندہ ہفتہ کے شروع میں میٹنگ کر سکتی ہے۔ میڈیا میں ذرائع کے حوالے سے جو خبریں سامنے آ رہی ہیں، اس کے مطابق آئندہ ہفتہ اتوار یا پیر کے روز یہ میٹنگ ہو سکتی ہے۔ سلیکشن کمیٹی میں لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور وزیر اعظم کے ذریعہ نامزد ایک مرکزی کابینہ کے وزیر شامل ہوں گے۔ راجیو کمار کی سبکدوشی سے قبل کمیٹی کی میٹنگ 16 یا 17 فروری کو ہو سکتی ہے۔ یہ سرچ کمیٹی ایک نام کی سفارش کرے گی۔ اس کے بعد صدر جمہوریہ دروپدی مرمو سفارش کی بنیاد پر اگلے چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کریں گی۔ قابل ذکر ہے کہ راجیو کمار کے بعد گیانیش کمار سب سے سینئر الیکشن کمشنر ہیں۔ ان کی مدت کار 25 جنوری 2029 تک ہے۔

آر بی آئی نے 'نیو انڈیا کو-آپریٹو بینک' کے بورڈ آف ڈائریکٹرس کو کیا تحلیل، صارفین فکرمند

ممبئی: 14/فروری (ایجنسیز) آر بی آئی (ریزرو بینک آف انڈیا) نے جمعہ کو ممبئی واقع نیو انڈیا کو-آپریٹو بینک میں خراب آپریشن پیمانوں کا حوالہ دیتے ہوئے اس کے بورڈ آف ڈائریکٹر کو تحلیل کر دیا۔ بینک پر کئی پابندیاں عائد کرنے کے ایک دن بعد آر بی آئی نے یہ قدم اٹھایا۔ آر بی آئی کی پابندیوں کے بعد جمعہ کو بینک کی شاخوں کے باہر صارفین کی زبردست بھیڑ امنڈ پڑی۔ ان پابندیوں میں بینک کو نئے قرض جاری کرنے سے روکا گیا ہے اور ساتھ ہی بینک کے ذریعہ صارفین کے جمع پیسے کو چھ ماہ تک نکالنے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ بینک کی 28 شاخیں ہیں، جن میں سے بیشتر ممبئی علاقہ میں واقع ہیں۔ آر بی آئی نے ایک بیان میں کہا کہ اس نے ایس بی آئی کے سابق چیف جنرل منیجر شری کانت کو بینک کے معاملوں کے مینجمنٹ کے لیے 'حاکم' مقرر کیا ہے۔ آر بی آئی نے ایک بیان میں کہا کہ ممبئی واقع نیو انڈیا کوآپریٹو بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرس کو 12 ماہ کے لیے ہٹا دیا گیا ہے۔ بینک نے اپنے انتظامی کاموں کو درست طریقے سے اور اثردار طور پر کرنے کے لیے ایک 'مشاورتی کمیٹی' بنائی ہے۔ اس مشاورتی کمیٹی میں دو اراکین رویندر سپرا (سابق جنرل منیجر، ایس بی آئی) اور ابھجیت دیشمکھ (چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ) شامل ہیں۔ آر بی آئی کا کہنا ہے کہ بینک میں خراب آپریشنل پیمانوں سے پیدا کچھ فکروں کے سبب یہ کارروائی ضروری ہے۔ جمعرات کو آر بی آئی نے رقم جمع کرنے والوں کے رقم نکالنے سمیت قرض دہندہ پر کئی طرح کی پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ یہ پابندی جمعرات کو کام بند ہونے سے نافذ ہو گئے اور چھ ماہ کی مدت تک نافذ رہیں گے۔ اس کے بعد ان کا تجزیہ کیا جائے گا۔ آر بی آئی نے بینکوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ موجودہ نقدی کی حالت کو دیکھتے ہوئے وہ رقم جمع کرنے والوں کے سیونگ اکاؤنٹس، کرنٹ اکاؤنٹس یا کسی بھی اکاؤنٹس سے پیسے نکالنے کی اجازت نہ دے۔

'کہیں دہلی کو بطور وزیر اعلیٰ بدعنوان شخصیت والا دوسرا کیجریوال تو نہیں مل رہا؟' دیویندر یادو کا سوال

نئی دہلی: 14/فروری (ایجنسیز) دہلی اسمبلی انتخاب کے نتائج برآمد ہوئے ایک ہفتہ ہونے کو ہیں، لیکن ابھی تک بی جے پی کی طرف سے وزیر اعلیٰ کا چہرہ سامنے نہیں لایا گیا ہے۔ اس تعلق سے دہلی کانگریس صدر دیویندر یادو نے بی جے پی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ انتخابی نتائج آنے کے ایک ہفتہ بعد تک بی جے پی کے ذریعہ دہلی کا وزیر اعلیٰ طے نہیں کر پانا ان کی آپسی پھوٹ کو ظاہر کرتا ہے۔ دیویندر یادو نے کہا کہ 8 تاریخ کے بعد جس طرح بی جے پی کا ہر تیسرا رکن اسمبلی وزیر اعلیٰ عہدہ کا دعویٰ کر رہا ہے، اس میں کہیں نہ کہیں 1993 والی بی جے پی کی دہلی حکومت کی تاریخ دکھائی دے رہی ہے، جب ایک ہی مدت کار میں تین وزرائے اعلیٰ بدل گئے تھے۔ انھوں نے مزید کہا کہ بی جے پی نظریہ سے عاری پارٹی ہے جس کے لیڈران کبھی ایک رائے پر متفق نہیں ہوئے، جبکہ ہم نے دہلی میں 15 سال ایک ہی قیادت میں شیلا دیکشت جی کو وزیر اعلیٰ بنا کر حکومت چلائی تھی۔ دیویندر یادو نے سوال اٹھایا کہ دہلی میں مکمل اکثریت کے بعد کیا بی جے پی موجودہ چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہے؟ کیونکہ بی جے پی کی مرکزی حکومت نے لوگوں سے کیے وعدے بلیک منی واپس لانے، 15 لاکھ اکاؤنٹ میں آنے، دو کروڑ ملازمتیں سالانہ دینے اور مہنگائی پر کنٹرول پانے میں پوری طرح سے اب تک ناکام رہی ہے۔ کیا مرکزی حکومت کی طرح دہلی میں بی جے پی کی حکومت بھی معصوم عوام کے ساتھ دھوکہ کرے گی؟ کیونکہ بی جے پی اور عاآپ ہمیشہ ایک ہی سکہ کے دو پہلو ثابت ہوئے ہیں، جنھوں نے عوام مخالف سرگرمیوں اور پالیسیوں میں ایک دوسرے کا ساتھ نبھایا ہے۔ دہلی میں بی جے پی حکومت تشکیل پانے میں ہو رہی تاخیر کے درمیان دیویندر یادو نے مزید کچھ سوالات قائم کیے ہیں۔ انھوں نے سوال کیا ہے کہ کیا وزیر اعلیٰ امیدوار کا انتخاب ہونے اور حکومت تشکیل دیے جانے کے بعد عوام کی پریشانیوں کو ختم کرنے میں بی جے پی کامیاب ہوگی؟ بی جے پی کی ہدایت پر اگلے 100 دنوں میں کام کرنے کی پالیسی تیار کر رہے افسر کیا دہلی کو بنیادی مسائل یعنی فضائی و آبی آلودگی، پبلک ٹرانسپورٹ نظام میں بہتری، سڑکوں کی بدحالی، پینے کے پانی، سیور سسٹم، جمنا کی صفائی، کوڑے کے پہاڑوں سے نجات دلانے میں کامیاب ہو پائیں گے؟ میں بی جے پی سے پوچھتا ہوں کہ کیا 11 سی اے جی رپورٹ کو اسمبلی کے ٹیبل پر رکھ کر منظر عام پر لائے گی؟

اِسرو کا ایک اور کارنامہ، راکیٹ موٹر بنانے کے لیے ضروری پروپیلینٹ مکسر تیار کرنے میں ملی کامیابی

شری ہری کوٹہ: انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) نے ایک اور کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جمعہ کے روز اسرو نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ اس نے 10 ٹن کے پروپیلینٹ مکسر کو تیار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ غور طلب ہے کہ پروپلشن اسرو کو ٹرانسپورٹیشن سسٹمز اور ورٹیکل مکسر کے لیے بے حد ضروری سامان ہے۔ اسی کی مدد سے راکٹ کے سالڈ موٹر کا پروڈکشن ممکن ہو پاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ راکیٹ آپریشن کے لحاظ سے یہ بڑی کامیابی ہے۔ اِسرو نے جاری بیان میں کہا ہے کہ ''سالڈ پروپیلینٹ، راکیٹ موٹر کی ریڑھ تصور کیا جاتا ہے۔ سالڈ پروپیلینٹ کے پروڈکشن کے لیے بے حد حساس عناصر کو بہتر انداز سے مرکب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔'' اسرو نے مزید کہا کہ سالڈ موٹر سگمنٹ کے پروڈکشن کو بڑھانے کے لیے شری ہری کوٹا واقع ستیش دھون اسپیس سنٹر نے سنٹرل مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹ، بنگلورو کے ساتھ مل کر کامیاب کے ساتھ 10 ٹن کا ورٹیکل پلینیٹری مکسر تیار کیا ہے۔ اسرو کا کہنا ہے کہ 10 ٹن کا ورٹیکل مکسر دنیا کا سب سے بڑا سالڈ پروپیلینٹ مرکب شئے ہے۔ تعلیم و صنعتی دنیا کے تعاون سے یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس حصولیابی کے بعد سالڈ موٹرس کے پروڈکشن میں اضافہ ہوگا اور ساتھ ہی موٹرس کا معیار بھی بہتر ہوگا۔ اِسرو نے کہا کہ خلائی محکمہ نے کئی طرح کی پیش قدمی کی ہے، جس کے تحت اہم تکنیک اور مشینوں کے ملک میں ہی بننے سے خلائی شعبہ میں خود کفیلی بڑھے گی۔

سابق وزیر ستیندر جین کی مشکلات میں اضافہ

گرفتاری کے لیے وزارت داخلہ نے صدر سے مانگی منظوری

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (عآپ) کے رہنما اور دہلی حکومت کے سابق وزیر ستیندر جین کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوتا نظر آ رہا ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ نے ان کے خلاف بھارتی ناگرک سرکشا سنہتا 2023 کی دفعہ 218 کے تحت مقدمہ چلانے کے لیے صدر سے منظوری طلب کی ہے۔ اطلاعات کے مطابق، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) سے موصولہ شواہد کی بنیاد پر ستیندر جین کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے کافی ثبوت پائے گئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ستیندر جین کو 30 مئی 2022 کو منی لانڈرنگ کیس میں ای ڈی نے گرفتار کیا تھا۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے 2015-16 میں فرضی کمپنیوں کے ذریعے مبینہ طور پر 39.16 کروڑ روپے کی منی لانڈرنگ کی۔ گرفتاری کے بعد انہیں تہاڑ جیل بھیج دیا گیا تھا۔ بعد ازاں، 18 اکتوبر کو دہلی کی ایک عدالت نے انہیں ضمانت دے دی تھی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں مقدمے کی تاخیر اور طویل عرصے سے قید میں ہونے کا حوالہ دیا تھا۔ تاہم، ای ڈی نے ان کی ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ وہ گواہوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس دوران، عام آدمی پارٹی کے رہنماؤں نے عدالت کے فیصلے کو حق کی جیت اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی سازش کی ناکامی قرار دیا تھا۔ اس سے قبل، 26 مئی 2023 کو ستیندر جین کو طبی بنیادوں پر عبوری ضمانت دی گئی تھی کیونکہ ان کی ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن ہوا تھا۔ حال ہی میں منعقد ہونے والے دہلی اسمبلی انتخابات میں بھی ستیندر جین نے قسمت آزمائی تھی۔ آپ نے انہیں شکور بستی اسمبلی نشست سے امیدوار بنایا تھا، لیکن وہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے امیدوار کرنال سنگھ سے ہار گئے۔ انتخابی کمیشن کے مطابق، کرنال سنگھ نے 56869 ووٹ حاصل کیے، جبکہ ستیندر جین 35871 ووٹوں پر محدود رہے۔ کانگریس امیدوار ستیش کمار لوٹھرا کو صرف 5784 ووٹ ملے تھے۔

امریکہ میں غیر قانونی طریقے سے مقیم ہندوستانیوں کا ڈاٹا حکومت کے پاس نہیں، مرکز نے پارلیمنٹ میں دی جانکاری

نئی دہلی: امریکہ میں ناجائز یعنی غیر قانونی طریقے سے مقیم ہندوستانیوں کی صحیح تعداد حکومت ہند کے پاس موجود نہیں ہے۔ یہ جانکاری مرکزی حکومت نے جمعرات کو پارلیمنٹ میں دی۔ مرکز کا کہنا ہے کہ اس کے پاس امریکہ میں بغیر جائز دستاویزوں کے رہنے والے ہندوستانی تارکین وطن کی تعداد سے جڑا ڈاٹا نہیں ہے۔ حکومت نے مزید کہا کہ یہ تارکین وطن یا تو ویزا کی مدت سے زیادہ وقت تک وہاں رکے ہیں یا پھر انھوں نے بغیر جائز دستاویزوں کے امریکہ میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ مرکزی وزیر مملکت برائے خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے راجیہ سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں کہا کہ حکومت ہند 'ڈیپورٹیشن کے سبھی معاملوں' میں امریکی حکومت کے ساتھ ربط بنا کر کام کر رہی ہے۔ کانگریس لیڈر اور راجیہ سبھا رکن رندیپ سنگھ سرجے والا نے حکومت سے پوچھا تھا کہ کیا اس کے پاس موجودہ وقت میں امریکہ میں بغیر دستاویز والے ہندوستانی تارکین وطن کی تعداد کا کوئی ڈاٹا ہے؟ کیا ڈونالڈ ٹرمپ حکومت کے تحت امریکی ڈیپورٹیشن پالیسیوں میں حالیہ تبدیلیوں کے سبب ہندوستانی شہریوں کے ممکنہ ڈیپورٹیشن سے نمٹنے کا حکومت کے پاس کوئی منصوبہ ہے؟ رندیپ سنگھ سرجے والا کے سوالوں پر حکومت کا جواب ایسے وقت میں آیا ہے جب وزیر اعظم نریندر مودی امریکہ کے دو روزہ سفر پر ہیں۔ حکومت سے راجیہ سبھا میں یہ سوال بھی پوچھا گیا تھا کہ کیا وہ بیرون ملک میں ہندوستانیوں کو، خصوصاً ان غیر قانونی تارکین وطن کو جو ڈیپورٹیشن یا قانونی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں، قانونی یا مالیاتی مدد فراہم کرتی ہے۔ اس پر وزیر نے کہا کہ امریکی فریق کی طرف سے ڈیپورٹیشن کے لیے پہچانے گئے لوگوں کی فہرست کی حکومت ہند کی مختلف ایجنسیاں باریکی سے جانچ کرتی ہیں۔ صرف ان اشخاص کو ڈیپورٹ کیا جاتا ہے، جن کے ہندوستانی شہری ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ بیرون ملک میں رہ رہے ہندوستانیوں کو مدد دی جاتی ہے اور حکومت قانونی رہائش وآمدورفت سے جڑے سبھی ایشوز پر فعال طریقے سے کام کرتی ہے۔

امریکہ میں ناجائز یعنی غیر قانونی طریقے سے مقیم ہندوستانیوں کی صحیح تعداد حکومت ہند کے پاس موجود نہیں ہے۔ یہ جانکاری مرکزی حکومت نے جمعرات کو پارلیمنٹ میں دی۔ مرکز کا کہنا ہے کہ اس کے پاس امریکہ میں بغیر جائز دستاویزوں کے رہنے والے ہندوستانی تارکین وطن کی تعداد سے جڑا ڈاٹا نہیں ہے۔ حکومت نے مزید کہا کہ یہ تارکین وطن یا تو ویزا کی مدت سے زیادہ وقت تک وہاں رکے ہیں یا پھر انھوں نے بغیر جائز دستاویزوں کے امریکہ میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ مرکزی وزیر مملکت برائے خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے راجیہ سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں کہا کہ حکومت ہند 'ڈیپورٹیشن کے سبھی معاملوں' میں امریکی حکومت کے ساتھ ربط بنا کر کام کر رہی ہے۔ کانگریس لیڈر اور راجیہ سبھا رکن رندیپ سنگھ سرجے والا نے حکومت سے پوچھا تھا کہ کیا اس کے پاس موجودہ وقت میں امریکہ میں بغیر دستاویز والے ہندوستانی تارکین وطن کی تعداد کا کوئی ڈاٹا ہے؟ کیا ڈونالڈ ٹرمپ حکومت کے تحت امریکی ڈیپورٹیشن پالیسیوں میں حالیہ تبدیلیوں کے سبب ہندوستانی شہریوں کے ممکنہ ڈیپورٹیشن سے نمٹنے کا حکومت کے پاس کوئی منصوبہ ہے؟ رندیپ سنگھ سرجے والا کے سوالوں پر حکومت کا جواب ایسے وقت میں آیا ہے جب وزیر اعظم نریندر مودی امریکہ کے دو روزہ سفر پر ہیں۔ حکومت سے راجیہ سبھا میں یہ سوال بھی پوچھا گیا تھا کہ کیا وہ بیرون ملک میں ہندوستانیوں کو، خصوصاً ان غیر قانونی تارکین وطن کو جو ڈیپورٹیشن یا قانونی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں، قانونی یا مالیاتی مدد فراہم کرتی ہے۔ اس پر وزیر نے کہا کہ امریکی فریق کی طرف سے ڈیپورٹیشن کے لیے پہچانے گئے لوگوں کی فہرست کی حکومت ہند کی مختلف ایجنسیاں باریکی سے جانچ کرتی ہیں۔ صرف ان اشخاص کو ڈیپورٹ کیا جاتا ہے، جن کے ہندوستانی شہری ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ بیرون ملک میں رہ رہے

الیکشن کمیشن کے ذریعہ 'لوک سبھا انتخاب '2024 سے متعلق رپورٹ جاری، نوٹا کا ووٹ فیصد رہا سب سے کم

نئی دہلی: ہندوستان میں 2014 اور اس کے بعد ہوئے لوک سبھا انتخابات میں ای وی ایم میں 'نوٹا' 'درج بالا میں سے کوئی نہیں' (کا متبادل ہمیشہ دیا گیا۔ یہ متبادل اکثر موضوع بحث بنا ہے۔ اسی درمیان الیکشن کمیشن کے ذریعہ جاری ایک تازہ رپورٹ میں اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ 2014 عام انتخاب کے بعد نوٹا کا فیصد سب سے کم 2024 لوک سبھا انتخاب میں رہا۔ الیکشن کمیشن کی رپورٹ 'ایٹلس '2024 کے مطابق گزشتہ تین لوک سبھا انتخابات میں نوٹا ووٹوں کی تعداد میں لگاتار گراوٹ دیکھی گئی ہے۔ 2014 میں نوٹا ووٹوں کا فیصد 1.08 تھا، جو 2024 میں گھٹ کر 0.99 فیصد ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ فیصد کم نظر آتا ہے، لیکن یہ اہم ہو سکتا ہے۔ خاص طور سے ان سیٹوں پر جہاں جیت کا فرق کم تھا، اور جہاں نوٹا ووٹوں نے انتخابی نتائج کو متاثر کیا ہو۔ ریاستوں میں نوٹا ووٹوں کا فیصد الگ الگ رہا ہے، جو مختلف سیاسی سرگرمیوں، ووٹرس کی ترجیحات اور سیاسی شراکت داریوں کی سطح کو ظاہر کرتا ہے۔ بہار میں نوٹا ووٹوں کا فیصد سب سے زیادہ 2.07 فیصد رہا، جبکہ دادر ونگر حویلی اور دمن و دیو میں یہ 2.06 فیصد تھا۔ گجرات میں یہ 1.58 فیصد رہا، جبکہ ناگالینڈ میں نوٹا ووٹوں کا فیصد سب سے کم 0.21 فیصد تھا۔ یہ کچھ ایسا اشارہ دیتا ہے کہ ناگالینڈ کے ووٹرس عام طور پر کسی نہ کسی امیدوار کو پسند کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ نوٹا ووٹوں کے یہ نمبرس مختلف ریاستوں میں انتخابی عمل اور ووٹرس کی شراکت داری کو ظاہر کرتے ہیں۔ 2013 میں سپریم کورٹ کے حکم کو پیش نظر رکھتے ہوئے الیکشن کمیشن نے ای وی ایم پر نوٹا بٹن کو آخری متبادل کی شکل میں جوڑا تھا۔ اس سے قبل جو لوگ کسی بھی امیدوار کو ووٹ نہیں دینا چاہتے تھے، انھیں 'فارم 49او' بھرنا پڑتا تھا، لیکن اس سے ووٹرس کی رازداری پر سوال اٹھتے تھے۔ اس کے بعد سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن سے یہ گزارش کی تھی کہ اگر ووٹرس نے اکثریت سے نوٹا متبادل کا انتخاب کیا تو نئے انتخاب کرائے جائیں، لیکن یہ مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا۔

غازی پور سے رکن پارلیمنٹ افضال انصاری کے خلاف مقدمہ درج، مہا کمبھ پر متنازعہ بیان دینے کا الزام

غازی پور سے رکن پارلیمنٹ افضال انصاری پر مہا کمبھ کے حوالے سے دیے گئے متنازعہ بیان کی وجہ سے شادی آباد تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ انصاری نے کہا تھا کہ مانا جاتا ہے کہ جب لوگ گنگا کے ساحل پر غسل کرتے ہیں تو ان کے گناہ دھل جاتے ہیں، جس سے ان کا سورگ میں جانے کا راستہ کھل جاتا ہے لیکن اس وقت جو بھیڑ مہا کمبھ میں دیکھی جا رہی ہے، اس سے ایسا لگتا ہے کہ اب نرک میں کوئی نہیں بچے گا! انصاری نے ٹرینوں میں بھیڑ اور وہاں ہونے والی توڑ پھوڑ کا ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ لوگوں کی حالت یہ ہو چکی ہے کہ وہ ٹرینوں کے شیشے تک توڑ رہے ہیں اور اندر موجود خواتین بھی خوف کے مارے کانپ رہی ہیں۔ افضال انصاری نے بتایا کہ ان ٹرینوں میں جن نوجوانوں نے شیشے توڑے، ان کی عمر 15 سے 20 سال کے درمیان تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس اتنی بڑی بھیڑ کی وجہ سے وہ اس قدر خوف میں مبتلا تھے کہ اندازہ ہی نہیں لگا پائے کہ کتنے افراد اس بھگدڑ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ انصاری نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ واپس آ رہے ہیں، وہ موت کے مناظر کا ذکر کر رہے ہیں اور ان کے مطابق اس دوران بے شمار جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ انصاری کے اس بیان کے سلسلہ میں، جس میں انہوں نے عوامی سطح پر ٹرینوں میں ہونے والے ہنگاموں کا ذکر کیا تھا، شادی آباد تھانے میں ایک مقدمہ درج کرایا گیا ہے۔ مقدمہ ضلعی کوآپریٹو بینک کے سابق صدر دیو پرکاش سنگھ کی درخواست پر درج کیا گیا ہے۔

دھنکھڑ نے مسلم مخالف بیان دینے والا جسٹس یادو پر مواخذہ سے متعلق نوٹس سپریم کورٹ سے شیئر کرنے کی دی ہدایت

نئی دہلی: مسلمانوں کے خلاف قابل اعتراض تبصرہ معاملے میں الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شیکھر یادو کے خلاف مواخذہ کا عمل شروع کرنے سے قبل راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ نے نوٹس کو سپریم کورٹ کے جنرل سکریٹری کے ساتھ شیئر کرنے کی ہدایت دی ہے۔ دھنکھڑ نے واضح کیا کہ عمل آئینی طور سے پارلیمنٹ کے ماتحت ہے۔ اس کے بعد جسٹس یادو کے خلاف لگے الزامات کی جانچ کے لیے تین رکنی کمیٹی تشکیل دی جا سکتی ہے۔ دھنکھڑ نے راجیہ سبھا میں وقفہ سوال کے دوران اپوزیشن کے نوٹس پر کہا کہ انھیں 13 دسمبر 2024 کو مواخذہ کی تجویز کے لیے بغیر تاریخ والا نوٹس ملا ہے۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے نوٹس میں آئین کے آرٹیکل 124(4) کے تحت جسٹس یادو کو عہدہ سے ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔ چیئرمین دھنکھڑ نے کہا کہ اس موضوع کا حلقہ اختیار آئینی طور سے راجیہ سبھا کے چیئرمین، صدر جمہوریہ اور پارلیمنٹ کے پاس ہے۔ پبلک نوٹس کے مدنظر یہ مناسب ہے کہ راجیہ سبھا کے جنرل سکریٹری اس کی جانکاری سپریم کورٹ کے جنرل سکریٹری کے ساتھ شیئر کریں۔ قابل ذکر ہے کہ جسٹس یادو پر گزشتہ سال 8 دسمبر کو وی ایچ پی کی ایک تقریب میں حصہ لینے اور اس دوران مسلمانوں کے خلاف قابل اعتراض تبصرہ کرنے کا الزام ہے۔ جسٹس یادو نے کہا تھا کہ اکثریتی طبقہ کے مطابق ہی ملک چلے گا، یہی قانون ہے۔ اس دوران ان پر یہ کہنے کا بھی الزام ہے کہ کٹھ مُلّے ملک کے لیے خطرناک ہیں۔ مسلمانوں پر اس قابل اعتراض تبصرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپوزیشن کے 55 اراکین پارلیمنٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شیکھر یادو کے خلاف مواخذہ تجویز کا نوٹس دیا تھا۔ گزشتہ سال 13 دسمبر کی اس تجویز میں جسٹس یادو پر عدالتی زندگی کی اقدار کی بحالی-1997 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یکساں سول کوڈ سے جڑے سیاسی معاملوں پر عوامی بحث میں شامل ہونے و خاص مذہب پر قابل اعتراض تبصرہ کا الزام ہے۔ جسٹس شیکھر کے بیان پر تنازعہ بڑھنے کی صورت میں سپریم کورٹ نے از خود نوٹس لیا تھا۔ سپریم کورٹ کے کالجیم نے الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ارون بھنسالی کو خط لکھ کر معاملے پر جسٹس یادو کا ردعمل مانگا تھا۔ جواب میں جسٹس یادو نے کہا کہ وہ اپنے تبصرہ پر قائم ہیں، جو عدالتی روش کے کسی اصول کی خلاف ورزی نہیں کرتی۔

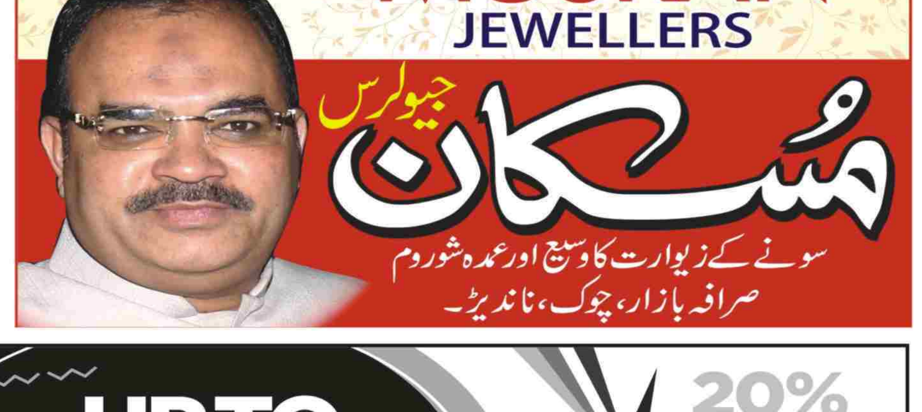

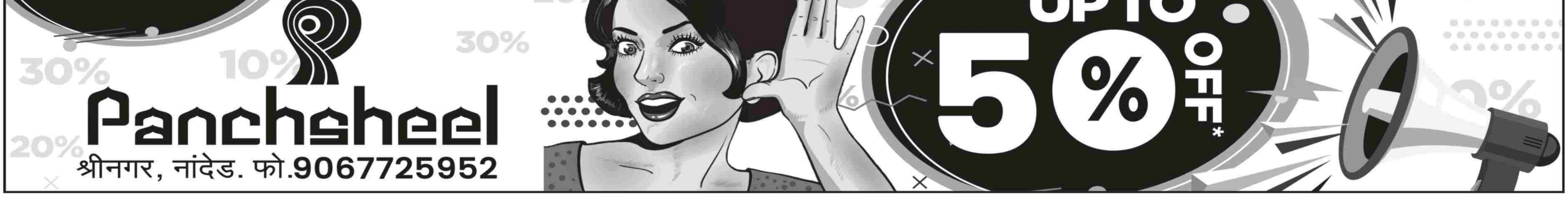

اربوں ڈالر کے دفاعی معاہدے، امریکی تیل کی خریداری اور جوابی ٹیرف کا خطرہ

انڈیا نے امریکہ میں کیا کھویا اور کیا پایا؟

شکیل اختر

انڈیا کے وزیر اعظم نریندر مودی اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دونوں ملکوں کے تعلقات کو مزید وسعت دینے کا اعلان کرتے ہوئے اربوں ڈالر کے نئے دفاعی سودوں اور انڈیا کو امریکی پیٹرول، گیس اور امریکی جوہری ری ایکٹروں کی فروخت کے منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ اس منصوبے کے مطابق امریکہ انڈیا سے ہونے والے تجارتی خسارے کو بھی ختم کرے گا اور دونوں ملکوں نے باہمی تجارت کو آئندہ پانچ برس میں 500 ارب ڈالر تک پہنچانے کا اعلان بھی کیا۔ یہ بات اہم ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی دوسری صدارت کے ایک مہینے کے اندر ہی نریندر مودی کو امریکہ آنے کی دعوت دی اور ان سے مذاکرات کیے۔ ٹرمپ کے دوسرے دور صدارت میں مودی ان سے ملاقات کرنے والے چوتھے سربراہ حکومت ہیں۔ مودی کا دورہ ایک ایسے وقت میں ہوا، جب صدر ٹرمپ نے انڈیا سمیت کئی ملکوں کے خلاف جوابی محصولات لگانے کا اعلان کیا تھا۔ صدر ٹرمپ نے وزیر اعظم مودی کے ساتھ مشترکہ کانفرنس میں بھی کہا کہ ’انڈیا نے امریکی مصنوعات پر بہت ڈیوٹی لگا رکھی ہے، جس کے سبب انڈیا میں کاروبار کرنا بہت مشکل ہے۔ اگر یہ ڈیوٹی کم کر کے امریکہ کے برابر نہیں لائی گئی تو جوابی ٹیرف نافذ کیا جائے گا۔‘ صدر ٹرمپ سے ملاقات اور مذاکرات کے بعد وزیر اعظم مودی نے ایکس پر ایک بیان میں کہا ’وائٹ ہاؤس میں صدر ٹرمپ سے ملاقات بہت شاندار رہی۔ ہماری بات چیت سے انڈیا امریکہ دوستی کو نیا دور شروع ہوگا۔‘ واشنگٹن میں دونوں رہنماؤں کی ملاقات کے بعد یہ اعلان کیا گیا کہ انڈیا باہمی تجارت میں ہونے والے خسارے میں امریکی مصنوعات کی خریداری سے توازن لائے گا۔ مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ امریکہ انڈیا کو خام تیل اور گیس سپلائی کرنے والا بڑا ملک بننا چاہتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ دونوں ممالک دفاعی تعاون کو اور مؤثر بنانے کے لیے دفاعی اشتراک کے فریم ورک کو نئی شکل دے کر اسے مزید دس برس کے لیے آگے بڑھائیں گے۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ اور انڈیا اربوں ڈالر کے دفاعی معاہدے پر بات چیت کر رہے ہیں جس میں جدید ترین سٹیلتھ جنگی جہاز ایف 35 کی سپلائی بھی شامل ہوگی۔

’ایف 35 کی خریداری ابھی شروع نہیں ہوئی، ابھی اسے صرف پیشکش یا تجویز کہہ سکتے ہیں‘

دفاعی تجزیہ کار راہل بیدی نے ٹرمپ مودی ملاقات کے بعد دفاعی معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ بہت عرصے سے انڈیا کو اپنے دفاعی سامان فروخت کرنے کی کوشش کر رہا تھا، جس میں جنگی طیارے، ٹرانسپورٹ طیارے اور سرویلنس جہاز شامل ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ انڈین فضائیہ نے سنہ 2019 سے 114 جنگی طیاروں کا ٹینڈر جاری کر رکھا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ اس کنٹریکٹ کے مطابق 16 طیارے مکمل تیار حالت میں آنے ہیں اور باقی 98 طیارے انڈیا میں لائسنس کے تحت بننے اور اسمبل کیے جانے ہیں۔ ’ابھی یہ واضح نہیں کہ جس دفاعی معاہدے کی بات ہوئی یہ وہی پرانا کنٹریکٹ ہے یا وزیر اعظم مودی نے کسی نئے معاہدے کی بات کی۔‘ راہل بیدی نے مزید بتایا کہ ’ایف 35 انتہائی جدید نوعیت کا جنگی طیارہ ہے اور ابھی تک اس کے بارے میں بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ 114 جنگی طیارے لینے کا جو منصوبہ تھا اس کی مالیت 25 سے 30 ارب ڈالر کی تھی۔ ایف 35 بہت مہنگا جنگی طیارہ ہے۔ اگر یہ بھی معاہدے میں شامل کیا گیا تو اس کی مالیت اس سے تجاوز کر جائے گی۔‘ انھوں نے بتایا کہ ’جنگی طیاروں کے علاوہ ملٹری ٹرانسپورٹ طیارہ سی 130 جے اور بحریہ کے لیے سرویلنس طیارہ پی 8 آئی خریدنے کی بات چیت بھی چل رہی ہے۔ اس کے علاوہ انفنٹری کمبیٹ ویکل ’سٹرائیکر‘ کی خریداری کی بھی بات چیت چل رہی ہے۔‘ راہل کا کہنا ہے کہ انڈیا کے پاس سات طرح کے جنگی طیارے ہیں اور ان کی دیکھ بھال کے لیے الگ الگ سروس سینٹر اور مرمت کے کارخانے وغیرہ کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ’کچھ عرصے پہلے تک فضائیہ کے اعلی افسران امریکی جنگی طیارے خریدنے کے حق میں نہیں تھے۔ انڈیا کے خارجہ سکریٹری وکرم مسری نے ٹرمپ مودی ملاقات کے بعد ایک نیوز بریفنگ میں ایف 35 کی خریداری سے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جنگی طیارے خریدنے کا ایک طویل عمل ہوتا ہے۔‘ راہل بیدی کے خیال میں انڈیا کے ذریعے اس جدید طیارے کی خریداری کا عمل ابھی شروع نہیں ہوا اور اس لیے اس مرحلے میں ہم اسے صرف ایک پیشکش اور تجویز کہہ سکتے ہیں۔

’انڈیا دباؤ میں آگیا اور یہ دورہ امریکہ کے حق میں رہا‘

انڈیا میں دونوں رہنماؤں کی ملاقات کو ایک بڑی کامیابی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ سرکاری سطح پر اسے ایک بہت کارآمد اور مفید دورہ قرار دیا گیا تاہم بین الاقوامی امور کی تجزیہ کار نینا باسو کہتی ہیں کہ یہ دورہ انڈیا سے زیادہ امریکہ کے حق میں رہا۔ ’امریکہ نے دفاعی ساز وسامان کی فروخت کے معاملے پر بہت زیادہ توجہ دی۔ انڈیا میں جنگی جہازوں کی خریداری کا عمل بہت لمبا ہوتا ہے۔ انڈین فضائیہ کی ایسی بہت سی تجاویز پہلے سے برسوں سے پھنسی ہوئی ہیں۔ ان حالات میں امریکہ کا یہ کہنا کہ وہ ایف 35 دینے والے ہیں۔ میرے خیال میں انڈیا دباؤ میں آ گیا۔ ہم نے وزیر اعظم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ دفاع کو سینٹر پوائنٹ پر رکھنا چاہتے ہیں۔ دونوں ممالک ڈیفینس کو آپریشن فریم ورک کو دس سال کے لیے بڑھا رہے ہیں۔ اس کے تحت بہت ساری دفاعی فروخت ہونے والی ہے۔‘ نینا کہتی ہیں کہ جہاں تک امریکہ سے تیل اور گیس خریدنے کی بات ہے تو امریکہ چاہتا ہے کہ انڈیا روس سے تیل خریدنا بند کر دے۔ انھوں نے کہا کہ ’روس اس وقت انڈیا کو تیل سپلائی کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس لیے روس سے خریداری فوراً بند کرنا ممکن نہیں ہوگا لیکن مشترکہ اعلامیے میں واضح طور پر یہ کہا گیا کہ امریکہ انڈیا کو تیل سپلائی کرنے والا بڑا سپلائر بننا چاہتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ امریکہ کا تیل روس اور کئی دوسرے ملکوں سے مہنگا ہے۔‘ نینا کہتی ہیں کہ یہ بات بھی اہم ہے کہ ٹرمپ سیکیورٹی کے سوال پر چین کو چیلنج نہیں کرنا چاہتے کیونکہ بین اقوامی امور میں چین کا اہم کردار ہے۔ انھوں نے کہا کہ ’چین کے صدر شی جن پنگ ایک سمجھدار رہنما ہیں۔ چین کے ساتھ انڈیا کا سرحدی تنازعہ ابھی حل نہیں ہوا۔ انڈیا کو چین کو بھی پارٹنر بنا کر چلنا ہے اور اس سے کاروبار بھی دوبارہ شروع ہو چکا۔‘

’دیکھنا ہوگا انڈیا کس طرح تعلقات میں توازن پیدا کرتا ہے‘

تجزیہ کار نینا کہتی ہیں کہ امریکہ اور انڈیا سٹریٹیجک پارٹنرز ہیں اس لیے یہ توقع تو تھی ہی کہ دونوں ممالک کے درمیان بہت سے شعبوں میں معاہدے اور معاہدے ہوں گے تاہم ان کے خیال میں انڈین حکومت مودی کے اس دورے کو بڑی کامیابی کے طور پر پیش کرے گی لیکن آئندہ چار برس انڈیا اور امریکہ کے تعلقات کے حوالے سے بہت دلچسپ ہوں گے۔ انھوں نے کہا کہ ’انڈیا کے لیے آئندہ چار پانچ برس تک خارجہ پالیسی میں یہ چیلنج رہے گا کہ ایک طرف وہ چین اور روس کے ساتھ کس طرح نبھاتا ہے اور دوسری جانب وہ امریکہ کے ساتھ کیسے ڈیل کرتا ہے۔ یہ آئندہ برسوں میں انڈیا کے لیے سب سے بڑا چیلنج رہے گا۔‘ نینا کہتی ہیں کہ آئندہ چند ماہ میں کواڈ سربراہی اجلاس ہونے والا ہے جس کے لیے صدر ٹرمپ انڈیا آئیں گے اور وہ اجلاس چین سے تعلقات میں تلخی کا ایک نیا باب کھول سکتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ’ایک طرف چین اور روس ہیں اور دوسری جانب امریکہ اور اب اس میں اسرائیل کا پہلو شامل ہو گیا ہے۔ انڈیا ان کے درمیان پھنسا ہوا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہوگا کہ انڈیا کس طرح ان سے تعلقات میں توازن پیدا کر پاتا ہے۔‘ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے غیر قانونی تارکین وطن کے سوال پر صدر ٹرمپ کی مکمل حمایت کی اور کہا کہ ہر ملک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ غیر قانونی طور پر آنے والے تارکین وطن کو ان کے ملک واپس بھیج دے۔‘ یاد رہے کہ امریکہ سے 104 غیر قانونی انڈین تارکین وطن کو لے کر ایک امریکی فوجی طیارہ فروری کے پہلے ہفتے میں انڈیا پہنچا تھا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے دوسرے دورِ اقتدار میں امریکہ میں مقیم انڈین افراد کی یہ پہلی ملک بدری ہے۔

’کُتے کی قبر‘: معدنی وسائل رکھنے والا پاکستان کا وہ پُرفضا مقام جس کی ملکیت پر سندھ اور بلوچستان آمنے سامنے ہیں

محمد کاظم

پاکستان کے دو صوبوں میں ایک کتے کی قبر سے منسوب آثارِ قدیمہ کو لے کر تنازع ایک بار پھر تازہ ہو گیا ہے۔ ماضی میں پاکستان میں بہت کم لوگ اس کے بارے میں جانتے تھے۔ مگر سنہ 2018 میں یہ جگہ اُس وقت میڈیا کی خبروں کی زینت بنی جب سندھ کے حکام کی جانب سے یہ دعویٰ سامنے آیا کہ تاریخی لحاظ سے ’کتے جی قبر‘ نامی علاقہ سندھ کا حصہ ہے لیکن بلوچستان کے لوگ اور سرکاری حکام اس دعوے کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ مگر اس تنازع نے اب دوبارہ سر اُس وقت اٹھایا ہے جب حکومت سندھ کے محکمہ ثقافت، سیاحت اور آثار قدیمہ نے حال ہی میں ایک نوٹیفیکیشن جاری کر کے ’کتے جی قبر‘ کو باقاعدہ سندھ کا تاریخی ورثہ قرار دینے کے ساتھ ساتھ اس علاقے کو سندھ کے ضلع قمبر شہداد کوٹ کا حصہ ظاہر کیا ہے۔ اس نوٹیفیکیشن کے اجرا کے بعد سے اس معاملے پر دوبارہ بحث جاری ہے۔ اس علاقے کی یونین کونسل کے وائس چیئرمین محمد ہارون چُھٹہ نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ’کتے جی قبر نامی علاقہ کبھی بھی سندھ کا حصہ نہیں رہا۔ نہ صرف قیام پاکستان کے بعد سے بلکہ اس سے پہلے بھی یہ بلوچستان کا حصہ رہا ہے۔‘ انھوں نے حکومت سندھ کی جانب سے کتے جی قبر کو سندھ کا آثار قدیمہ قرار دینے کے اقدام پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قیام پاکستان کے بعد بھی ہمارے علاقے کے لوگ کبھی بھی انتظامی معاملات یا اپنے تنازعات کے حوالے سے سندھ نہیں گئے بلکہ وہ بلوچستان کے ضلع خضدار ہی جاتے رہے ہیں۔ بلوچستان کے سرکاری حکام نے بھی حکومت سندھ کی جانب سے اس ضمن میں جاری کردہ نوٹیفکیشن کو مسترد کرتے ہوئے اسے تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر خضدار نے سینیئر ممبر بورڈ آف ریوینیو حکومت بلوچستان کے نام ایک مراسلے میں درخواست کی ہے کہ وہ اس نوٹیفکیشن کو واپس لینے کے لیے سندھ کے حکام سے رابطہ کریں۔ حکومت بلوچستان کے ترجمان شاہد رند کا کہنا ہے کہ اس معاملے کو پہلے محکمہ جاتی سطح پر حل کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اگر یہ حل نہ ہوا تو بعد میں حکومتی سطح پر سندھ کے حکام سے رابطہ کیا جائے گا۔ لیکن اس سے پہلے آپ کو بتاتے چلیں کے ’کتے جی قبر‘ کے پیچھے تاریخ کیا ہے۔

’کتے کی قبر‘ کی کہانی کیا ہے؟

’کتے جی قبر‘ کھیر تھر کے پہاڑی سلسلے میں سندھ کے شہداد کوٹ اور بلوچستان کے خضدار ضلع کے درمیان واقع ہے، جو سطح سمندر سے 7500 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ حکومتِ سندھ کی تاریخ اور شخصیات کے بارے میں مرتب کیے گئے انسائیکلوپیڈیا سندھیانہ کے مطابق یہاں موسم سرما میں شدید سردی ہوتی ہے اور گرمی کا موسم بھی خوشگوار رہتا ہے۔ اس علاقے میں جون اور جولائی میں کم سے کم درجہ حرارت 13 سینٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 25 سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ سندھ کے نامور ادیب مرزا قلیچ بیگ نے سنہ 1885 میں اس علاقے کا سفر کیا تھا۔ اپنے سفرنامے ’ڈھیاڑو جبل کے سیر‘ میں وہ کتے کی قبر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ’ایک شخص 100 روپے کا مقروض تھا، اس نے قرض دینے والے کے پاس اپنا کتا گروی رکھوایا۔ جب اس کے پاس 100 روپے جمع ہو گئے تو وہ ادائیگی کے لیے روانہ ہوا لیکن راستے میں اس نے دیکھا کہ اس کا کتا چلا آ رہا ہے، وہ اس پر سخت ناراض ہوا اور کتے پر لعن طعن کی جس کے باعث کتا وہیں مر گیا۔‘ اس لوک داستان کے مطابق ’جس شخص کے پاس کتے کو گروی رکھا گیا تھا، اس نے مالک کو بتایا کہ کچھ چوروں نے اس کے گھر کو لوٹ لیا تھا اور اس کتے کی مدد سے چوری شدہ سامان برآمد ہوا جس کی مالیت 100 روپے سے کہیں زیادہ تھی۔ کتے کی اس خدمت کے عوض اس نے کتے کو رہا کر دیا۔ مالک کو یہ سُن کر دُکھ پہنچا اور اس نے واپس آ کر اسی جگہ پر کتے کی قبر تعمیر کروائی جہاں وہ مرا تھا۔‘ نامور ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر کلیم اللہ لاشاری کا کہنا ہے کہ یہ قبر قدیم دور میں تعمیر کی گئی، جس کو دیگر قدیم قبروں کی طرح پتھروں سے بنایا گیا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ یہ قبر ایک پہاڑی پر واقع ہے جہاں تک رسائی آسانی سے ہو سکتی ہے۔ محکمہ ثقافت کی ایڈوائزری کمیٹی کے رکن ڈاکٹر کلیم اللہ لاشاری سندھ کے محکمہ آرکیالوجی کے سیکریٹری بھی رہ چکے ہیں اور اس علاقے میں کئی بار جا چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسے شواہد ہیں کہ اس قبر کو کھول کر دوبارہ بند کیا گیا۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ان کا کہنا ہے کہ قدیم زمانے میں سرداروں اور معروف افراد کو ان کے قیمتی سامان کے ساتھ دفن کیا جاتا تھا اس لیے خزانے کی لالچ میں

بعض علاقوں میں ان قبروں کو کھولا گیا۔ ’کتے کی قبر‘ کے علاقے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہاں گیس کے ذخائر موجود ہیں۔ اس علاقے میں بلوچ قبائل کے ساتھ سندھی قبائل چُھٹا اور گھانچا برادریاں بھی رہتی ہیں۔ حکومت سندھ اور بلوچستان میں اس علاقے کی حدود پر سنہ 2018 میں تنازع بھی ہوا تھا۔ اس وقت کے سندھ کے سینیئر صوبائی وزیر نثار کھوڑو کا کہنا تھا کہ ’کتے جی قبر‘ کا علاقہ سندھ کا حصہ ہے اور رہے گا۔ نثار کھوڑو نے 1876 کا گزٹ دکھاتے ہوئے بتایا تھا کہ کتے کی قبر کا علاقہ تقریباً ڈھائی لاکھ ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے جو کھیر تھر کے پہاڑی سلسلے میں ٹھنڈا علاقہ ہے اور یہ گورکھ ہل سٹیشن سے بھی بلند ہے۔

سندھ کے محکمہ ثقافت کا تازہ نوٹیفیکیشن کب جاری ہوا؟

سیکریٹری ثقافت، سیاحت اور آثار قدیمہ کی جانب سے یہ نوٹیفکیشن 20 جنوری 2025 کو جاری کیا گیا ہے جس میں کتے کی قبر کو سندھ کا ورثہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نوٹیفکیشن میں اس سائٹ کے ایڈریس کے خانے میں سندھ کے ضلع قمبر شہداد کوٹ کا نام درج کیا گیا۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ اس حوالے سے کوئی اعتراض ایک ماہ کے اندر اندر سندھ کے محکمہ ثقافت، سیاحت اور آثار قدیمہ میں جمع کروایا جا سکتا ہے۔

’ہمارے آباؤ اجداد بھی کبھی سندھ نہیں گئے‘

کتے کی قبر جس علاقے میں واقع ہے وہ موضع ڈارھیاڑو کا حصہ ہے جو کہ ضلع خضدار کی انتظامیہ کی دستاویزات اور محمد ہارون چھٹہ کے مطابق بلوچستان کے ضلع خضدار کی تحصیل کرخ کی یونین کونسل بھلونک میں آتا ہے۔ چالیس سالہ محمد ہارون چھٹہ اس وقت اسی یونین کونسل سے وائس چیئرمین میں بھی ہیں۔ اپنی یادداشت پر زور دیتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ہوش سنبھالنے کے بعد نہ صرف بلکہ ان کے والد اور دادا بھی انتظامی معاملات کے حوالے سے نہ کبھی حکومت سندھ کے پاس گئے اور نہ ہی ضلع قمبر شہداد کوٹ کی انتظامیہ کے پاس۔ اُن کا کہنا تھا کہ ’یہ تو میں نے آپ کو قیام پاکستان کے بعد کے حوالے سے بتایا جبکہ قیام پاکستان سے پہلے بھی ہمارے علاقے کے تمام معاملات خضدار اور بلوچستان سے وابستہ رہے ہیں۔‘ ’ہمارے علاقے میں لوگوں کے پاس جو اراضی ہیں ان کے حوالے سے ہمارے پاس قیام پاکستان سے پہلے کے دستاویزات ہیں جو کہ خان قلات کے دور کی ہیں۔‘ خیال رہے کہ قیام پاکستان سے قبل خضدار سابق ریاست قلات کا حصہ تھا جس کے سربراہ کے لیے خان آف قلات کا ٹائٹل استعمال کیا جاتا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ ’ہمارے علاقے میں آپس کے جو جھگڑے وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب کچھ ضلع خضدار کی تحصیل کرخ کی انتظامیہ اور یہاں کی لیویز فورس کے لوگ ڈیل کرتے ہیں۔‘ انھوں نے بتایا کہ ان کے علاقے میں نہ صرف مختلف قسم کے قیمتی پتھر ہیں بلکہ یہاں سات سال پہلے ایک کمپنی نے تیل اور تیل و گیس کی تلاش کے لیے بھی کام کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ خوبصورت پہاڑی علاقہ بھی ہے۔ محمد ہارون چھٹہ نے الزام عائد کیا کہ ’چونکہ یہاں معدنی وسائل ہیں جن پر سندھ سے تعلق رکھنے والی بعض بااثر شخصیات کی نظریں ہیں اس لیے ان پر قبضہ جمانے کے لیے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔‘ انھوں نے کہا کہ ’یہاں کے لوگ سندھ حکومت کے فیصلے کو تسلیم نہیں کریں گے اور کتے کی قبر کے حوالے سے سندھ حکومت کی نوٹیفکیشن کو واپس نہیں لیا گیا تو اس کے خلاف ہم احتجاج کا راستہ اپنائیں گے۔‘ پریس کلب کرخ کے صدر سیف اللہ شاہوانی نے بتایا کہ جہاں اس علاقے میں معدنی وسائل ہیں وہاں یہ ایک سیاحتی مقام بھی ہے جس کے باعث لوگ یہاں سیر و تفریح کے لیے بھی آتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’اس علاقے کے تمام اراضی وغیرہ کی کھتونیاں ضلع خضدار میں ہیں بلکہ الیکشن کمیشن کے ووٹر لسٹ کے علاوہ مردم شماری کے دستاویزات میں بھی یہ ضلع خضدار کا حصہ ہے۔‘ ان کا کہنا تھا کہ جب 2018 میں سندھ حکومت کی جانب سے اس علاقے کو اپنا علاقہ قرار دینے کی کوشش کی گئی تھی تو اس کے خلاف احتجاج ہوا تھا۔ اب دوبارہ محکمہ آثار قدیمہ سندھ کی جانب سے نوٹیفکیشن کے اجرا کے بعد لوگوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔

ڈپٹی کمشنر خضدار کے مراسلے میں کیا کہا گیا ہے؟

محکمہ آثار قدیمہ سندھ کی جانب سے کتے کی قبر کے بارے میں نوٹیفکیشن کے اجرا کے بعد ڈپٹی کمشنر خضدار نے ممبر بورڈ آف ریوینیو حکومت بلوچستان کو ایک نیا مراسلہ بھیجا ہے۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ ’یہ سندھ کا حصہ نہیں ہے بلکہ تمام دستاویزی شواہد اور ریونیو ریکارڈ کے مطابق بلوچستان کے ضلع خضدار کی تحصیل کرخ کا علاقہ ہے۔ مردم شماری کے دستاویزات میں بھی یہ تحصیل کرخ کا حصہ ہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کوآرڈینیشن الیکشن کمیشن کے 17 اپریل 2018 کے دستاویزات میں بھی اس کی تصدیق کی گئی ہے۔‘ مراسلے کے مطابق ’اس موضع میں لڑکوں کا جو پرائمری سکول ہے اس کے اساتذہ ضلعی تعلیم آفیسر خضدار کے ماتحت ہیں اور وہ یہاں سے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں جبکہ ڈارھیاڑو سے متعلق تمام دیوانی اور فوجداری مقدمات ہمیشہ سے ضلع خضدار کی تحصیل کرخ میں درج ہوتے رہے ہیں۔‘ مراسلے میں سینیئر ممبر بورڈ آف ریوینیو سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ محکمہ آثار قدیمہ سندھ کی جانب سے کتے کی قبر کو سندھ کا ورثہ قرار دینے سے متعلق نوٹیفکیشن کو واپس لینے کے لیے ان دستاویزی ثبوتوں کی روشنی میں سندھ کے بورڈ آف ریوینیو سے رابطہ کرے۔

دہشت گرد دوسروں کو کیوں دہشت گردی کا لیبل لگاتے ہیں؟

از: غلام غوث، بنگلور

9980827221

دنیا کی تاریخ کا گہرا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ دوسری جنگ عظیم 1945 سے پہلے دہشت گردی صرف عیسائی ممالک یوروپ اور امریکہ میں تھی۔ وہ آپس میں ہمیشہ لڑتے رہتے تھے اور ایک دوسرے کے خلاف دہشت گردی میں مبتلا رہتے تھے۔ ان میں جاسوسی اور خفیہ مار دھاڑ عام تھا۔ اس وقت مسلم ممالک میں ایسی کوئی بات نہیں تھی ہر طرف امن و امان تھا۔ آج جسے عیسائی ممالک مسلم دہشت گردی کہہ رہے ہیں وہ بھی عیسائی حکمرانوں کی پیدا کردہ ہے۔ وہ اس طرح کہ انہوں نے اپنے ملکوں سے باہر دوسروں کے ملکوں کو اپنے ہتھیاروں کی برتری اور اپنی شاطرانہ عقل سے جنگوں کے ذریعے اپنا غلام بنانا شروع کر دیا اور ان کے ملکوں پر قبضہ جمع لیا۔ ایسی صورت حال میں مقامی باشندے اپنے ملکوں کو آزاد کرانے کے لئے ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہو گئے۔ یہی سب کچھ مسلم ممالک، افریقہ، ہندوستان اور کچھ دیگر ممالک میں ہوا۔ اگر یہ عیسائی ممالک ان ملکوں پر قبضہ نہ کرتے تو وہاں کے باشندے کبھی ہتھیار نہ اٹھاتے اور کبھی جنگوں میں مشغول نہ ہوتے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس حقیقت کو ماننے کے بجائے یہ غاصب اپنے آپ کو امن پسند اور ان کے خلاف اٹھنے والی آوازوں کو دہشت گردی کا نام دے دیا اور اسی کو دنیا بھر میں مشہور کر دیا۔ اب بیوقوفوں کی اکثریت اسی کو سچ مان کر ہر آزادی کے لئے اٹھنے والے اقدام کو دہشت گردی سمجھنے اور کہنے لگے۔ آج انہیں عیسائی ممالک نے مسلمانوں کو دہشت گرد کہہ کر مشہور کر دیا ہے جبکہ وہ خود دہشت گرد ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ وہ عیسائی ممالک کو اور عیسائیوں کو دہشت گرد مشہور کرتے اور زور وشور سے اس کا پروپگنڈہ کرتے مگر افسوس کہ مسلمان صرف اپنا دفاع کرنے میں مشغول نظر آتے ہیں۔ 1967 میں عربوں اور اسرائیل کے درمیان جو جنگ ہوئی اور جس میں اسرائیل نے عرب ممالک کو شکست دے کر ان کی بہت بڑی زمین ہڑپ لی اگر وہ جنگ بندی کے بعد دستور کے مطابق واپس کر دیتا تو کوئی بھی تنظیم لڑنے کے لئے کھڑی نہ ہوتی۔ اقوام متحدہ کے اصولوں کے مطابق جنگوں میں جیتے ہوئے علاقے جنگ بندی کے بعد واپس کر دینا چاہیے تھا مگر اسرائیل نے ایسا نہیں کیا۔ اب اگر عربوں کی تنظیمیں ان کھوئے ہوئے علاقوں کو واپس حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں تو انہیں دہشت گرد کیسے کہا جا سکتا ہے؟ اسی جدوجہد کے لئے لبنان میں 1982 میں حسب اللہ اور 1987 میں حماس قائم ہوئی۔ اگر اسرائیل قابض علاقوں کو عربوں کو واپس کر دیتا تو نہ حسب اللہ اور نہ ہی حماس قائم ہوتی۔ کبھی کبھی تاریخ کے مطالعہ سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ جنگیں ہوتی ہی کیوں ہیں؟ کیا ہر ملک یا ہر بادشاہ اپنی سلطنت کی حدود میں امن اور چین سے نہیں رہ سکتا تھا۔ آخر سکندر، چنگیز خان کو، ہٹلر اور مسولینی کو کیا مل گیا اور کیا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی رہ گیا جو انہوں نے دوسروں کے ساتھ جنگیں کیں۔ کیا وہ علاقے ہمیشہ کے لئے ان کے قبضہ میں رہ گئے یا وہ ہمیشہ کے لئے رہ گئے۔ کیا پاکستان اور چین اپنی اپنی حدود میں رہ نہیں سکتے تھے۔ تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ چین اتنا بڑا ملک ہونے کے باوجود ہندوستان کا علاقہ بھی ہڑپ نا چاہتا ہے۔ یہ انسان کی کیسی حرص ہے کہ وہ ہر وقت دوسروں سے مال و دولت اور زر زمین چھیننا چاہتا ہے۔ امریکہ کے پاس کیا کچھ نہیں ہے مگر اس کے حکمران دوسرے ممالک میں جا کر ان کے معدنیات اور تیل پر قبضہ کرنا چاہ رہے ہیں۔ وہ جنگ لڑنے کے لئے ہر کسی کو ہتھیار فروخت بھی کرتا ہے اور امن قائم کرنے کے لئے کوشش بھی کرتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ انسان کی یہ کیسی عادت ہے کہ وہ کبھی مطمئین نہیں رہتا۔ قناعت نام کی چیز اسے کبھی میسر نہیں ہوتی۔ اقوام متحدہ کا قیام ہوا ہی اس لئے تھا کہ اب کبھی جنگ نہ ہو اور کوئی ملک کسی دوسرے ملک پر حملہ نہ کرے۔ مگر افسوس کہ آج بھی ہر ملک کو بڑی بڑی فوج رکھنا پڑ رہا ہے تاکہ وہ دوسرے ملک کے حملہ سے بچ سکے۔ اگر اقوام متحدہ کا منصوبہ عمل میں آ جاتا تو نہ بارڈر پر فوجیں رکھنے کی ضرورت ہوتی اور نہ ہتھیاروں پر کافی دولت خرچ کرنے کی۔ ہر طرف امن وامان ہوتا اور ہر ملک خوشحال ہوتا۔ افسوس انسان کی اس حرص کی کہ ہر ملک پریشان رہتا ہے۔ امریکہ جو ہندوستان سے تین گنا بڑا ہے اس کا صدر اب گرین لینڈ اور پناما کینال بھی حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔ آخر انسان کی یہ حرص کہاں جا کر رکے گی؟ امریکہ میں ہر نیا آنے والا صدر امریکہ کو عظیم، طاقتور اور مضبوط بنانے کا وعدہ کرتا ہے جیسے وہ اس سے پہلے عظیم اور طاقتور نہیں تھا۔ صدر ٹرمپ بھی دن رات یہی کہہ رہے ہیں۔ اس میں امریکی عوام کا بھی قصور ہے کہ وہ خاموشی سے ان بہکی بہکی باتوں اور وعدوں کو برداشت کر رہے ہیں۔ اب وہ امریکہ میں موجود 11.4 ملین غیر قانونی طریقہ سے آئے ہوئے شہریوں کو ملک بدر کرنے جا رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان لوگوں کے سبب امریکیوں کو ملازمت ملنا مشکل ہو رہا ہے کیونکہ یہ ہر کام کم سے کم اجرت پر کرتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ گیارہ ملین شہری ملک بدر ہو گئے تو کام کرنے کی اجرت دگنی ہو جائے گی جس سے قیمتوں میں اضافہ ہو جائے گا اور چھوٹے موٹے کام کرنے والے نہیں مل پائیں گے۔ امریکہ کے سابق صدر مسٹر بارک اوباما نے صاف کہہ دیا ہے کہ آج جتنے بھی گورے امریکہ میں ہیں ان کے تمام آبا و اجداد بیرونی ممالک سے آ کر امریکہ میں بسے ہوئے ہیں۔ سوائے مقامی لوگوں کے ہر کوئی باہر کے ممالک سے آیا ہوا ہے۔ جو کالے ہیں انہیں ان گوروں نے اپنی زمینوں پر اور فیکٹریوں میں کام کرنے کے لئے افریقہ اور دیگر ممالک سے زبردستی لے آئے تھے۔ کہتے ہیں کہ ڈونالڈ ٹرمپ کے آبا و اجداد بھی جرمنی سے امریکہ آئے ہوئے تھے۔ مطلب یہ کہ امریکہ کی 95 فیصد آبادی باہر کے ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کی ہے۔ یہی بات ہندوستان کے لئے بھی سچ ہے۔ امریکہ کی دیکھا دیکھی اب دوسرے ممالک بھی ویسا ہی کرنے کی سوچ رہے ہیں۔ برطانیہ اس سال 150 ہزار لوگوں کو ملک بدر کرنے کی سوچ رہا ہے جبکہ فرانس 150 ہزار، ترکیہ 6 لاکھ، سعودی عرب 12 لاکھ، ہندوستان 5 لاکھ، جرمنی، اٹلی، اسپین اور آسٹریلیا بھی یہی کرنے کی سوچ رہے ہیں۔ امریکہ جسے ہم سب سے مالدار ملک سمجھ رہے ہیں وہ آج 225 بلین ڈالر کا کینڈا کا قرضدار ہے اور چین کا 3.1 ٹریلین ڈالر کا قرضدار ہے اور نہ جانے وہ عرب ممالک کا کتنا قرضدار ہے کیونکہ تمام عرب ممالک اپنی دولت امریکہ میں رکھے ہوئے ہیں۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ اگر یہ تمام ممالک امریکہ سے اپنی جمع شدہ دولت نکالنے کی بات کریں گے تو امریکہ کی کیا حالت بنے گی۔ اگر دنیا میں جنگیں بند ہو جائیں اور ممالک ہتھیاروں کی خریداری بند کر دیں تو امریکہ قلاش ہو جائے گا۔ یہی سبب ہے کہ امریکہ ہر ملک میں مداخلت کرتا ہے اور وہاں لڑائیاں لڑواتا ہے۔ ٹرمپ کا ایک اور شوشہ یہ ہے کہ وہ غزہ کو اپنی تحویل میں لے کر اسے ایک اچھا پر امن شہر بنائے گا اور معیاری لوگوں کو وہاں بسائے گا۔ اس لئے وہ چاہتا ہے کہ موجودہ فلسطینیوں کو اردن اور مصر اپنا لے اور اپنے ملکوں میں آباد کر لے۔ یہ بات نہ مصر کو منظور ہے اور نہ ہی اردن۔ ہو گیا یہ کہ امریکہ مصر کو اور اردن کو دینے والی مالی امداد 2.5 بلین ڈالر بند کر دے گا اور ان کی ناکہ بندی کر دے گا۔ اگر انہیں غیرت ہے تو اسے برداشت کر لینا چاہیے۔ امریکہ کے ساتھ جھگڑنا ان کے مفاد میں نہیں ہے۔ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ جب اسرائیل اقوام متحدہ کی قراردادوں کو ٹھکرا سکتا ہے، انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے حکم کو ٹھکرا سکتا ہے اور انسانی حقوق کونسل سے نکل جانے کی بات کرتا ہے اور امریکہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن سے نکل جانے اور بیرونی امداد بند کرنے کی دھمکی دے سکتا ہے تو کیا مسلم ممالک صرف یہ دھمکی دے نہیں سکتے کہ وہ اقوام متحدہ سے نکل کر اپنا خود الگ اقوام متحدہ بنائیں گے اور یوروپ اور امریکہ کی طرز پر ناٹو جیسا اپنا ہی دفاعی ادارہ بنائیں گے تو امریکہ جیسا عظیم ملک لڑکھڑا جائے گا اور عربوں کے مطالبات کو مان لے گا۔ جو جنگ عرب زبان کی جنبش سے جیت سکتے ہیں اسے عرب طویل جنگ لڑ کر اور برباد ہو کر ہارنا چاہتے ہیں۔ افسوس کہ عرب لڑے جا رہے ہیں اور مارے جا رہے ہیں۔ انہیں دوست بھی مار رہے ہیں اور دشمن بھی۔ رہا غزہ کو دوبارہ تعمیر کرنے کا تو تیل اور گیس کی قیمتیں 25 فیصد بڑھا دیں تو دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب مشکل اسرائیل کے سبب ہے۔ مسلمان فلسطین اسلئے بھی نہیں چھوڑے گا کیونکہ وہاں اس کے تمام پیغمبر پیدا ہوئے اور چلے پھرے اور وہ اسکے لئے ایک مقدس مقام ہے۔

حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی

از قلم: ڈاکٹر سلیم خان

ارشادِ ربانی ہے:’’ اور نماز کی پابندی رکھیے، بے شک نماز (اپنی وضع کے اعتبار سے) بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے۔‘‘ نماز جیسے مراسمِ عبودیت کو دین اسلام میں اخلاق ومعاشرت منسلک کر دیا گیا ہے۔ فرمانِ قرآنی ہے:’’’ اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت والوں کے دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول کام سے اور سرکشی سے اور تم کو سمجھاتا ہے، تاکہ تم یاد رکھو۔‘‘ قیامِ عدل وقسط اور صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ بھی بے حیائی و سرکشی سے بچنے کا حکم دیا گیا کیونکہ یہ سب باہم ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ یہ منادی بھی کروائی گئی ہے کہ:’’ آپ فرمائیے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو، اُن میں جو اعلانیہ ہیں وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو۔‘‘ میڈیا میں فی الحال رنویر الہ بادیا کی فحاشی موضوعِ بحث بنی ہوئی ہے کیونکہ اب پانی سر سے اونچا ہو گیا ورنہ جب اس طوفان کی شروعات ہوئی اور ان لوگوں نے فحاشی و عریانیت کو پروس کر شہرت کی بلندیوں پر پہنچنا شروع کیا تو ان کی خوب پذیرائی ہوئی۔ وزیر اعظم نے خود رنویر کو انعام و اکرام سے نوازہ۔ اس وقت لوگ اندازہ نہیں لگا سکے کہ یہ بات بڑھ کر کہاں تک پہنچے گی؟ اب تو انکاونٹر اور قرقی تک کا مطالبہ ہو رہا ہے جبکہ ارشادِ قرآنی ہے:’’ اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو، بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے اور بری راہ ہے۔‘‘ لیکن ان نام نہاد مشہور لوگوں نے فحاشی و عریانیت کے ساتھ گالی گلوچ کو بھی عام کر دیا۔ ان لوگوں کو شہرت کے ساتھ دولت کمانے کا یہ ایک آسان راستہ مل گیا۔ انہیں ایسا لگتا ہے کہ فحاشی کے بغیر نہ ناظرین بڑھیں گے اور نہ کمائی ہو سکے گی جبکہ اللہ کی کتاب خبردار کرتی ہے: ’’شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگدستی کا اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا اور اللہ وعدہ دیتا ہے تم کو اپنی بخشش اور فضل کا۔‘‘ سوشیل میڈیا پر فحاشی و عریانیت کا سیلاب برپا کر کے لوگ کس قدر دولت و شہرت کمائی اس کی مثال رنویر ہے۔ انسٹاگرام پر اس کو 30 لاکھ سے زیادہ لوگ فالو کرتے ہیں اور اس کے اس کے بیئر بائسپس سمیت 7 یوٹیوب چینلز سے 1 کروڑ 20 لاکھ سبسکرائبرز منسلک ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق 2024 میں رنویر الہ بادیا کی مجموعی دولت 60 کروڑ روپے تھی۔ وہ کیری مناٹی (410 کروڑ) روپے اور بھوون بام (122 کروڑ) کے بعد تیسرا امیر ترین ہندوستانی یوٹیوبر ہے۔ رنویر نے اپنے ’’فحش تبصروں‘‘ معذرت کر کے ویڈیو سے ’’غیر حساس‘‘ مواد کو ہٹانے کے لیے کہا ہے۔‘‘ لیکن پولیس نے رنویر، اپوروا مکھیجا اور سامے رائنا سمیت کئی ایسے لوگوں کے خلاف شکایت درج کر لی ہے جن کا مذکورہ تبصرے سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ فحاشی پھیلانے کا جرم سبھی سے سرزد ہوتا رہا ہے۔ ممبئی پولیس کمشنر اور مہاراشٹر خواتین کمیشن میں شکایت درج کرائی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بھی اس پر توجہ فرمائی ہے۔ پولیس کے چھاپے پڑ رہے ہیں نیز ایک پارلیمانی کمیٹی بھی اس پر توجہ دے رہی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ رنویر کی منگیتر نکی شرما نے بھی اس سے علیحدگی اختیار کر کے تعلقات منقطع کر لیے ہیں۔ مغربی تہذیب سے مرعوب جنس زدہ بدعنوان ہندوستانی معاشرے میں جنسی بے راہ روی کس قدر عام ہو چکی ہے اس کا مظاہرہ تو مہا کمبھ میلے کی ویڈیوز سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس لیے رنویر جیسے لوگوں کا کچھ نہیں بگڑتا بلکہ مقبولیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ پچھلے سال ہیک ہونے کے دو دن بعد اس کا چینل بحال ہو گیا تھا اس بار بھی کچھ روز بعد سب معمول پر آجائے گا لیکن ملک کی آئندہ نسل اس زہر سے بالکل کھوکھلی ہو کر ٹوٹ جائے گی۔ یہ اخلاقی مسائل اسے بے شمار نفسیاتی امراض میں مبتلا کر کے اس کا برین فیل کر دیں گے۔ ممبئی پولیس کمشنر اور مہاراشٹر خواتین کمیشن میں شکایت درج کرائی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بھی اس پر توجہ فرمائی ہے۔ پولیس کے چھاپے پڑ رہے ہیں نیز ایک پارلیمانی کمیٹی بھی اس پر توجہ دے رہی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ رنویر کی منگیتر نکی شرما نے بھی اس سے علیحدگی اختیار کر کے تعلقات منقطع کر لیے ہیں۔ مغربی تہذیب سے مرعوب جنس زدہ بدعنوان ہندوستانی معاشرے میں جنسی بے راہ روی کس قدر عام ہو چکی ہے اس کا مظاہرہ تو مہا کمبھ میلے کی ویڈیوز سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس لیے رنویر جیسے لوگوں کا کچھ نہیں بگڑتا بلکہ مقبولیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ پچھلے سال ہیک ہونے کے دو دن بعد اس کا چینل بحال ہو گیا تھا اس بار بھی کچھ روز بعد سب معمول پر آجائے گا لیکن ملک کی آئندہ نسل اس زہر سے بالکل کھوکھلی ہو کر ٹوٹ جائے گی۔ یہ اخلاقی مسائل اسے بے شمار نفسیاتی امراض میں مبتلا کر کے اس کا برین فیل کر دیں گے۔ دین اسلام اس خاردار پودے کو تناور درخت بننے سے قبل ہی اکھاڑ پھینکتا ہے۔ وہ اختلاطِ مردوزن کی شدید حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ ارشادِ فرقانی ہے:’’ آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کی بات ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں‘‘۔ دین اسلام کو خواتین دشمن مذہب کے طور پر بدنام کیا جاتا ہے مگر یہاں تو پہلا حکم مردوں کے لیے ہے کہ وہ نگاہ نیچی رکھیں لیکن افسوس کہ آج کل مسلم خواتین بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے پر فخر کرنے لگی ہیں۔ آگے حکم دیا گیا ہے:’’ اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔‘‘ یعنی پردہ کریں۔ کتاب الٰہی میں یہ وعید بھی سنائی گئی ہے کہ:’’ جو لوگ چاہتے ہیں کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں اُن کے لیے عذاب ہے دردناک دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔‘‘ دین اسلام میں حیا کو نصف ایمان کہا گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کے کلام میں سے جو حاصل کیا ہے، وہ یہ ہے کہ جب تم حیا نہ کرو، تو پھر جو چاہو کرو۔‘‘ سیرت نبویؐ میں اُمِ خلد نامی عورت کا ذکر آتا ہے کہ وہ نقاب کیے ہوئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے شہید بیٹے کے بارے میں دریافت کیا تو بعض اصحابؓ نے کہا: آپ اپنے (شہید) بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی ہیں اور (اتنی مصیبت اور غم کے باوجود) آپ نقاب کیے ہوئے ہیں؟ اس پر (عظیم خاتون) نے جواب دیا: اگرچہ میرا لختِ جگر فوت ہو گیا ہے، لیکن میری حیا تو فوت نہیں ہوئی۔‘‘ عالمِ انسانیت اگر کیری مناٹی، بھوون بام یا رنویر الہ بادیا جیسے حیا باختہ انفلوئنسرس کے بجائے صحابہ کرامؓ کو اپنے لیے نمونہ بنائیں تو اس دور کے سب سے بڑے فتنہ سے بچا جا سکتا ہے۔

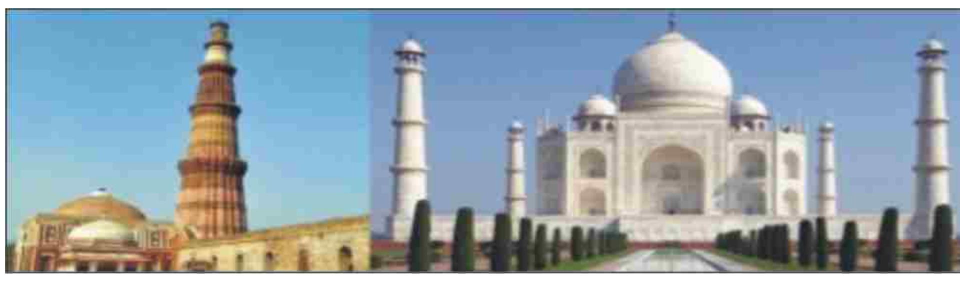

روزنامہ 3
ورقِ تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
15 Feb. 2025

ملک میں اتار چڑھاؤ وقتی ہیں ان سے گھبرانے کی ضرورت نہیں: اخترالواسع

سرحدی گاندھی میموریل سوسائٹی کا ''ہندوستانی مسلمان ماضی حال اور مستقبل' کے عنوان سے سیمینار سے معززین کا خطاب

ممبئی: 14 رفروری (پریس ریلیز) گذشتہ دنوں اسلام جمخانہ میں سرحدی گاندھی کے نام سے موسوم بادشاہ خان پر 'ہندوستانی مسلمان ماضی حال اور مستقبل' کے عنوان سے ایک قومی سمینار کا انعقاد کیا سرحدی گاندھی میموریل سوسائٹی جس کے روح رواں این سی پی اجیت دادا پوار گروپ اقلیتی سیل کے سربراہ ایڈووکیٹ سید جلال الدین ہیں نے کیا۔ ایڈوکیٹکئی برسوں سے سرحدی گاندھی پر میموریل لیکچر یا سمینار منعقد کرتے رہتے ہیں۔ سمینار کی صدارت معروف صحافی و مصنف شمیم طارق نے کی۔ سرحدی گاندھی میموریل سوسائٹی کے صدر ایڈوکیٹ سید جلال الدین نے تمام مہمانوں کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کی خدمت میں گلہائے عقیدت پیش کیا۔ بعدہ مذکورہ سمینار میں کلیدی خطاب پروفیسر اخترالواسع اور شمیم طارق نے کیا۔ سابق اقلیتی وزیر نواب ملک اور ان کی دختر ثنا ملک نے بھی شرکا سے خطاب فرمایا۔ نواب ملک نے کئی اہم نکات کی جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی ترقی اور طرز حکومت میں مسلمانوں کا اہم کردار ہے لیکن ہم دوسروں کی باتیں کرتے ہیں مگر اپنی باتیں دنیا کو نہیں بتاتے۔ نواب ملک کے مطابق سوشلزم اور جمہوریت کے تعلق سے دوروں کا نام لیا جاتا ہے مگر ہم دنیا کو یہ نہیں بتاتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی حقوق اور انسانی مساوات کی بات اس وقت کی تھی جبکہ دنیا میں ظلم زیادتی اور تشدد کا زور تھا۔ ملک نے حالیہ امریکہ اور بھارت تعلقات کے تناظر میں یہ بتایا کہ دنیا میں آج بھی صلاحیت اور قابلیت کی مانگ ہے۔ امریکہ سے واپس آرہے بھارتی شہریوں کے تعلق سے انہوں نے بتایا کہ وہاں سے وہی واپس آرہے ہیں جن میں قابلیت نہیں ہے۔ اسی طرح انہوں نے مسلم نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ روزگار اور تجارت کیلئے صرف خلیجی ممالک کا ہی رخ کریں امریکہ اور یورپ میں بھی مواقع کی تلاش میں جائیں۔ این سی پی اجیت پوار کے ایم ایل سی ثنا ملک نے کہا کہ بھارت میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی تقابل فلسطین میں اسرائیل نے فلسطینیوں کو ... خان عبدالغفار خان کے تعلق سے کہا کہ وہ برصغیر کے ایسے واحد رہنما تھے جو برٹش گورنمنٹ سے ٹکرانے کی پاداش میں ملک و قوم کی خاطر اپنی زندگی کے ۳۹ برس قید کی صعوبتیں برداشت کیں۔ لیکن ان کی پیشانی پر بل تک نہیں آیا۔ سرحدی گاندھی کی پوری زندگی وسائل امن، تعلیم، ہندو مسلم اتحاد اور غربت کے خاتمے کے لیے نچھاور کر دی۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ حکومت ہند نے خان عبدالغفار کو ۱۹۸۷ر میں 'بھارت رتن' جیسے اعزاز سے نوازہ لیکن ان کی قیادت کو فراموش کر دیا گیا۔ یہ اپنے علاقے کی باعزم اور باہمت وقوت وشجاعت سے لبریز بے خوف قوم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہاں کا مسلمان صرف اپنی مرضی سے اس ملک میں رکا ہے کیونکہ وہ اس مٹی سے محبت کرتا ہے۔ تمام تر ناامیدیوں کے باوجود آج بھی آخری سہارا مسلمانوں کے لیے صرف اور صرف عدالتیں ہی ہیں۔ بلڈوزر، سیاسی ظلم، مدرسوں کے خلاف کارروائیوں کے باوجود علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی برقراری اور آئین کے پیش لفظ میں 'سیکولر' اور 'سوشلسٹ' الفاظ کو برقرار رکھنے کے سپریم کورٹ کے فیصلے نے عدلیہ کی ساکھ کو کسی حد تک بحال کیا ہے۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ کچھ سیاسی پارٹیاں ملک میں مسلمانوں کے خلاف فرقہ وارانہ ماحول کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرتی آ رہی ہیں۔ پدم شری اخترالواسع نے عوام الناس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا گیا تو وہ ہندوستان کی سرزمین پر بھیجے گیا اس لئے ہندوستان ہمارا صرف 'مادر وطن' ہی نہیں بلکہ 'پدری وطن' بھی ہے۔ ہندوستان ہمارا ملک صرف اس لیے نہیں ہے کہ ہم یہاں پیدا ہوئے بلکہ اس ملک کے دروازے کھلے تھے ہم چاہتے تو جا سکتے تھے لیکن ہم نے جانا پسند نہیں کیا اور ہمارے بزرگوں نے یہ طے کیا ... ہمارے اوپر واجب ہے اور ہمیں اسے تسلیم کرنا چاہیے کہ ایک ایسے وقت میں جب اس ملک کی تقسیم مذہب کے نام پر ہو چکی تھی اس بات کو کسی کی کہ اس ملک کو ایک ہندو راشٹر بنا دیا جائے لیکن بھلا ہو مہاتما گاندھی پنڈت جواہر لال، سردار ولبھ بھائی پٹیل، راج گوپال اچاریہ، راجندر پرشاد اور ڈاکٹر امبیڈکر کا جنہوں نے اس بات کو طئے کیا کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک کے طور پر وجود میں آئے گا۔ ہندوستانی مسلمانوں کی زندگی میں بہت سارے اتار چڑھاؤ آئے وہ اس ملک میں محکوم بھی رہے، حاکم بھی رہ......

ایک ماہ تک مسلسل نماز پڑھنے والے طلبہ کو سائیکل انعامات سے نوازا گیا

مقام: مسجد حسنین کے سامنے مومن پورہ ملیان، ناندیڑ

ناندیڑ: 14 رفروری (پریس ریلیز) مومن پورہ ملیان میں شب برات کے موقع پر سی ائی او جماعت اسلامی ہند کی جانب سے ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں مسلسل ایک ماہ تک نماز پڑھنے والے 14 طلباء کو سائیکل بطور انعام دی گئی۔ اس تقریب میں مقامی ذمہ داران، والدین اور محلے کے باسیوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

انعام یافتہ طلباء کی فہرست:

مسجد مومن پورا:

1. شیخ انس شیخ عمران
2. شیخ امان شیخ ابراہیم
3. محمد یوسف ایان عبدالعتیق
4. محمد عاطف ارمان محمد امجد

مسجد حسنین:

5. سہیل خان افروز خان
6. شیخ زبیر شیخ شبیر
7. شیخ شہباز شیخ عظیم
8. آہل خان تبریز خان
9. محمد فرحان محمد نثار
10. شیخ نعمان شیخ برہان
11. انس خان تبریز خان
12. اذہان خان تبریز خان
13. شیخ ریحان شیخ وسیم
14. مرزا عدنان بیگ موسی بیگ

تقریب میں مولانا سید آصف ندوی صاحب، جناب جاوید لطف اللہ صاحب، جناب ابرار دشمکھ صاحب، جناب عابد صاحب، جناب قمر صاحب، مقامی مسجد حسنین کے حافظ مولانا معین صاحب، اور مسجد کے صدر جناب رفیق صاحب سمیت دیگر معززین نے شرکت کی۔ اس موقع پر مالیر کوٹلہ پنجاب سے تشریف لائے جماعت اسلامی ہند پنجاب کے رکن شوری جناب شیراز صاحب نے بچوں کو نماز کی اہمیت اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے نصیحت کی۔ انہوں نے کہا کہ نماز انسان کی زندگی میں نظم وضبط پیدا کرتی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔ ابرار دیشمکھ صاحب نے کہا کہ ہم اس پروجیکٹ کے ذریعے سے اس بستی میں تعلیم صحت اور روزگار کے سلسلے میں مسلسل کوششیں کررہے ہیں پچھلے دنوں آپ نے دیکھا کہ ہم نے علاقے میں طبی کیمپ منعقد کئے محلے کی صفائی کروائی اور یہاں پر گلیوں کے نمبر بھی ڈالے گئے اسکے علاوہ آٹھ سو گھروں کا مکمل سروے کیا گیا ہے اب ایک ڈیٹیل پروجیکٹ رپورٹ بنا کر تعلیم، صحت اور روزگار کے میدان میں مربوط سرگرمیاں انجام دی جائیں گی جس سے اس علاقے میں خوشگوار تبدیلی واقع ہوگی یہ ہم سب کے مل کے کرنے کا کام ہے اس طرح ہم سب مل کر اس بستی کو ایک مثالی بستی بنا سکتے ہیں۔

ہاٹ پاٹ انعامات:

تقریب میں ان بچوں کو بھی ہاٹ پاٹ انعامات سے نوازا گیا جنہوں نے نماز کی پابندی کی لیکن کچھ نمازیں چھوٹ گئیں۔ ایسے 17 بچوں کو انعامات دیے گئے، جو ان کی کوششوں کو سراہنے کا ایک خوبصورت اقدام تھا۔ ندی کے کنارے خوشگوار فضا میں ادھی رات تک جاری رہنے والی یہ تقریب نہ صرف بچوں کی حوصلہ افزائی کا باعث ہے بلکہ اس نے محلے کے تمام ہی لوگوں کو بھی نماز کی اہمیت پر غور کرنے پر مجبور کیا۔ سی ائی او جماعت اسلامی ہند ناندیڑ کی جانب سے ایسے پروگراموں کا انعقاد مومن پورا ملیان میں مثبت تبدیلی لانے کی ایک کوشش ہے۔ مثالی بستی پروجیکٹ مومن پورا ملیان کے انچارج جناب اعجاز حسین صاحب نے کہا کہ ہم تمام طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں ساتھ ہی تمام شرکاء، والدین اور مقامی ذمہ داران مسجد کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مسلسل ایک ماہ تک بچوں کے نمازوں کی نگرانی کی اور اس تقریب کو کامیاب بنانے میں اپنا بھرپور تعاون فراہم کیا۔

سمندر میں حادثہ: امریکہ کے ایئر کرافٹ کیریئر اور تجارتی جہاز میں تصادم

پورٹ سعید: 14 رفروری: امریکی ایئر کرافٹ کیریئر یو ایس ایس ہیری ایس ٹرومین کی 15 جنوری کو بحیرہ روم کے قریب ایک تجارتی جہاز سے ٹکر ہوگئی۔ امریکی نیوی کے مطابق، یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب ایئر کرافٹ کیریئر مصر کے بندرگاہ 'پورٹ سعید' کے قریب گزر رہا تھا۔ امریکی نیوی کے چھٹے بیڑے کے ترجمان کمانڈر ٹموتھی گورمین نے حادثے کی تفصیلات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ اس ٹکر کے باوجود ایئر کرافٹ کیریئر کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا اور نہ ہی کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ اس کے علاوہ، پروپولشن پلانٹس میں بھی کوئی خرابی نہیں آئی۔ یہ حادثہ جب پیش آیا، اس وقت تجارتی جہاز پر پناما کا جھنڈا لہر رہا تھا۔ شپنگ ویب سائٹس کے مطابق، اس جہاز پر پاناما کا جھنڈا لگا ہوا ہے۔ امریکی نیوی کی جانب سے حادثے کے بعد اس جہاز کی صورتحال کے بارے میں کوئی مزید معلومات فراہم نہیں کی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ امریکی ایئر کرافٹ کیریئر دنیا بھر میں تعینات کیے جاتے ہیں اور ان میں ہزاروں نیوی کے اہلکار سوار ہوتے ہیں اور یہ جہاز درجنوں طیاروں کو لے کر چلتے ہیں۔ اس سے پہلے 2024 میں ایک امریکی میزائل کروز نے غلطی سے ایک جنگی طیارے کو نشانہ بنایا تھا لیکن اس حادثے میں پائلٹ محفوظ رہے تھے۔ اس حادثے کے بعد امریکی نیوی کے اعلیٰ افسران نے بیان میں کہا کہ یہ حادثہ کسی بڑے خطرے کا سبب نہیں بنا اور نیوی کے جنگی جہاز کی سلامتی مکمل طور پر برقرار ہے۔ اس ٹکر کے باوجود ایئر کرافٹ کیریئر کی تمام ساز وسامان صحیح حالت میں ہیں۔

آیوشمان بھارت یوجنا: فوری طور پر آیوشمان کارڈ بنائیں، مفت علاج سے فائدہ اٹھائیں

حکومت کی اپیل: اہل استفادہ کنندگان آن لائن رجسٹریشن کریں

تھانے: 14 رفروری (آفتاب شیخ) آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا کا آغاز وزیر اعظم نریندر مودی نے ستمبر 2018 میں کیا تھا، جس کا مقصد تمام اہل خاندانوں کو 5 لاکھ روپے تک کا مفت علاج فراہم کرنا ہے۔ اس اسکیم کے تحت، مہاتما جیوتی راؤ پھولے یوجنا کے ساتھ 1,356 بیماریوں کا مفت علاج ممکن ہے۔ تمام مہاراشٹر کے شہریوں کے لیے 5 لاکھ روپے فی خاندان صحت انشورنس۔ نیٹ ورک ہسپتالوں میں کیش لیس ہیلتھ سروسز۔ پہلی دن سے تمام بیماریوں کا احاطہ۔ ملک بھر میں اسکیم کے فوائد دستیاب۔ ہسپتال میں موجود صحت دوست مستفید افراد کی مدد کے لیے دستیاب۔ آیوشمان کارڈ حاصل کرنے کا طریقہ خود رجسٹریشن: ویب سائٹ: beneficiary.nha.gov.in۔ آیوشمان ایپ ڈاؤن لوڈ کریں۔ آدھار اور شناختی نمبر کے ذریعے رجسٹریشن مکمل کریں۔ سیوا کیندر یا آشا کارکن کے ذریعے: قریبی مرکز یا سرکاری ہسپتال جا کر آدھار اور شناختی کارڈ کے ذریعے تصدیق کروائیں۔ معلومات کے لیے ٹول فری نمبر: 388155، 22002331800 پر کال کریں یا ویب سائٹ www.jeevandayee.gov.in وزٹ کریں۔ عوام سے اپیل ہے کہ فوری طور پر اپنے آیوشمان کارڈ بنوائیں اور ضرورت کے وقت اسکیم کے تحت مفت علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

کانگریس کا نیا عزم: ہرش وردھن سپکال کی قیادت میں پارٹی کی تعمیر نو

مراٹھا ووٹ بینک کی واپسی اور گروپ بندی ختم کرنے کی حکمت عملی

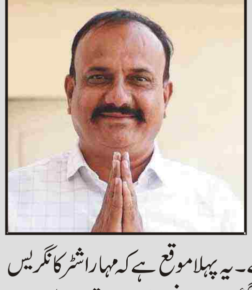

ممبئی: 14 رفروری (آفتاب شیخ) مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں بدترین شکست کے بعد کانگریس نے اپنی تنظیمی پالیسیوں میں بڑی تبدیلی کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال کو ریاستی صدر مقرر کیا ہے۔ سپکال، جو بلڈھانہ کے سابق ایم ایل اے اور راہول گاندھی کے قریبی ساتھی سمجھے جاتے ہیں، کو ایک بکھری ہوئی تنظیم کو متحد کرنے اور پارٹی چھوڑنے والے لیڈروں کی ہجرت روکنے کا سخت چیلنج درپیش ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مہاراشٹر کانگریس کی قیادت کسی نسبتاً نئے اور کم معروف چہرے کو سونپی گئی ہے۔ ماضی میں ریاستی صدر کا عہدہ ہمیشہ تجربہ کار اور سینئر رہنماؤں کو دیا گیا تھا۔ سپکال کے سیاسی کیریئر کی بنیاد پنچایتی راج میں ان کی خدمات اور کسانوں کے مسائل پر ان کے کام پر رکھی گئی ہے، لیکن ریاستی سطح پر ان کی مقبولیت محدود رہی ہے۔ سپکال کا تعلق مراٹھا برادری سے ہے، جو مہاراشٹر کی آبادی کا 28 فیصد سے زیادہ ہے اور متعدد اسمبلی سیٹوں پر فیصلہ کن اثر رکھتی ہے۔ لوک سبھا انتخابات میں کانگریس کو مراٹھا ووٹوں کا فائدہ ہوا تھا، لیکن اسمبلی انتخابات میں یہ ووٹ بی جے پی اور شیوسینا کے اتحاد کی طرف چلا گیا۔ سپکال کی تقرری کے ذریعے کانگریس نے واضح پیغام دیا ہے کہ وہ مراٹھا ووٹ بینک کو واپس حاصل کرنے کے لیے سنجیدہ ہے۔ مہاراشٹر کانگریس حالیہ دنوں میں شدید گروپ بندی اور اندرونی اختلافات کا شکار رہی ہے۔ کئی سینئر لیڈروں نے پارٹی چھوڑ کر بی جے پی یا شیوسینا کے شندے گروپ میں شمولیت اختیار کر لی ہے، جس سے کارکنوں کے اندر مایوسی اور عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوا۔ سپکال کو ریاست کے مختلف اضلاع کا دورہ کر کے اعتماد بحال کرنے اور پارٹی کے اتحاد کو یقینی بنانے کا کام سونپا گیا ہے۔ ہرش وردھن سپکال کی تقرری کے ساتھ ساتھ چندر پور سے وجے وڈیٹیوار کو قانون ساز پارٹی کا لیڈر مقرر کرنا اس بات کا اشارہ ہے کہ کانگریس ودربھ کے خطے کو مضبوط کرنا چاہتی ہے۔ یہ اقدام مراٹھا اور او بی سی برادریوں کے درمیان توازن قائم رکھنے کی حکمت عملی کا حصہ بھی ہے، جو ریاستی سیاست میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ہرش وردھن سپکال کا تعلق ایک کسان خاندان سے ہے اور وہ پچھلے 25 سال سے سیاست میں سرگرم ہیں۔ 1999 میں وہ مہاراشٹر کے سب سے کم عمر ضلع پریشد کے صدر بنے اور 2014 میں بلڈھانہ سے ایم ایل اے منتخب ہوئے۔ وہ انڈین نیشنل کانگریس کی پنچایتی راج تنظیم کے قومی صدر بھی ہیں۔ سپکال نے اپنی سیاست کو گاندھیائی اصولوں پر استوار کیا ہے اور پانی کے تحفظ، گاؤں کی صفائی، اور مثالی گاؤں کی تعمیر جیسی سماجی تحریکوں میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کانگریس نے وفادار کارکنوں کو ترجیح دینے کی حکمت عملی اپنائی ہے۔ سبکدوش ہونے والے صدر نانا پٹولے، جو بی جے پی چھوڑ کر کانگریس میں شامل ہوئے تھے، کو ریاستی صدر اور اسمبلی اسپیکر جیسے بڑے عہدے دیے گئے تھے۔ اب پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ قیادت وفادار کارکنوں کے ہاتھ میں دی جائے، تاکہ تنظیم میں اندرونی استحکام لایا جا سکے۔ سپکال کی تقرری اسی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ کانگریس کو بی جے پی اور اتحاد والی حکومت سے مقابلہ کرنے کے لیے نئی حکمت عملی اپنانا ہوگی۔ سپکال کی قیادت میں تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط کرنا، وفادار لیڈروں کو ذمہ داریاں دینا، اور آنے والے انتخابات کے لیے کارکنوں کو متحرک کرنا اولین ترجیحات ہوں گی۔ کانگریس کو امید ہے کہ سپکال کی قیادت میں دھڑے بندی ختم ہوگی اور پارٹی نئی طاقت کے ساتھ ابھرے گی۔ ہرش وردھن سپکال کی قیادت میں مہاراشٹر کانگریس نے اپنی تعمیر نو کا سفر شروع کر دیا ہے۔ نئی قیادت کے ساتھ پارٹی نے اتحاد، استحکام، اور انتخابی کامیابی کے حصول کا عزم کیا ہے۔ اگر سپکال اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھاتے ہیں تو یہ کانگریس کے لیے ایک نئے دور کا آغاز ہو سکتا ہے۔

ماہانہ فاتحہ سراج المجذوبین حضرت برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

انتظامی کمیٹی کے زیر اہتمام حلقہ ذکر و محفل نعت

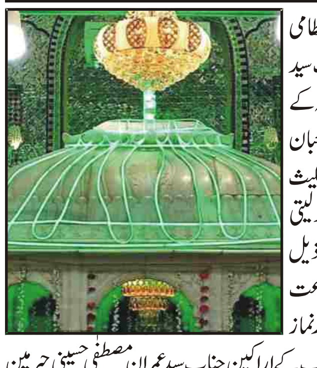

حیدرآباد 14 / فروری (راست) تولیتی انتظامی کمیٹی کے زیر اہتمام سراج المجذوبین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ کے موقع پر اتوار 16 / فروری مطابق 17 / شعبان المعظم کو بحسن نگرانی حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین تولیتی انتظامی کمیٹی درگاہ شریف حسب نظام العمل ذیل پروگرامس منعقد ہوں گے بعد نماز مغرب جماعت محبوب اللہ قصیدہ بردہ شریف پیش کرے گی بعد نماز عشاء محفل نعت منعقد ہوگی جس میں سما نشید گروپ کے اراکین جناب سید عمران مصطفی حسینی چیرمین سما نشید، جناب ارباز ہاسمانی قادری، جناب خالد قادری جناب عدنان قادری، جناب مصطفی خان قادری جناب مدثر قادری، جناب شاکر قادری، جناب سیف الدین شرفی اور دیگر نعت ومنقبت کے نذرانے پیش کریں گے بعد ازاں صدر کمیٹی حضرت مولانا قاضی اسد ثنائی کی نگرانی میں حلقہ ذکر کا انعقاد عمل میں آئے گا دعا وسلام کے ساتھ بارگاہ حضرت سراج المجذوبین میں غلاف مبارک پیش کیا جائے گا بعد ازاں زائرین اور حاضرین حلقہ ذکر کے لئے لنگر کا اہتمام ہوگا ابو عمار حضرت مولانا عرفان اللہ شاہ نوری سیفی مدظلہ صدر نشین مرکزی انجمن سیف الاسلام، حضرت مولانا حافظ وقاری قاضی خالد بن سعید بانجاح قادری، قاری غوث محی الدین قادری مہمانان خصوصی ہوں گے نور القراء حضرت مولانا حافظ وقاری محمد نور نقشبندی کی تلاوت قرآن پاک سے محفل کا آغاز ہوگا عہدہ داران واراکین تولیتی انتظامی کمیٹی درگاہ شریف مولانا حافظ مظفر حسین خان بندہ نوازی، ڈاکٹر یوسف نقشبندی نائب صدور، جناب الحاج محمد حسین نقشبندی معتمد عمومی، جناب الحاج محمد عزیز الرحمن خازن، جناب محمد مظہر الدین صدیقی قادری، جناب سید شمس الاکبر علی الہاشمی نائبین معتمد، جناب جی یم منظور معتمد تنظیمی، جناب ڈاکٹر محمد یسین، جناب محمد شمس الدین اور جناب خواجہ معین خان اراکین کمیٹی نے عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت واستفادہ کی گزارش کی ہے۔

مولانا جلال الدین محمد رومی کا کلام عشق ومحبت کا سرچشمہ: پروفیسر صفوی

مانو میں رومی پر دو روزہ سمینار سے پروفیسر سید عین الحسن و دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 14 فروری (پریس نوٹ) شعبۂ فارسی ومطالعاتِ وسط ایشیاء، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی اور خانہ فرہنگ جمہوریہ اسلامی ایران، ممبئی کے اشتراک سے دو روزہ بین الاقوامی سمینار کا آج اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار، مانو نے اختتامی اجلاس کی صدارت کی۔ پروفیسر عزیز بانو نے رپورٹ پیش کی۔ پروفیسر خالق رشید (افغانستان)، دکتر علی اکبر نیرومند، ریجنل ڈائرکٹر فور مائیکروفلم اور پروفیسر گلفشاں حبیب، ڈین، اسکول آف لینگویجز نے بحیثیت مہمانانِ خصوصی و اعزازی خطاب کیا۔ افتتاحی اجلاس میں پروفیسر آزرمی دخت صفوی، سابق صدر شعبۂ فارسی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی و صدر انجمن استادانِ زبان فارسی ہند نے اپنے کلیدی خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ فارسی کے سب سے بڑے صوفی شاعر جلال الدین محمد رومی کے کلام میں وہ جذباتیت اور کشش ہے جو آج کی اس بے چین دنیا کو سکون وچین دے سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ساری دنیا میں مولانا رومی پر لکھی جانے والی کتابیں سب سے زیادہ بکتی ہیں۔ آج مشرق سے زیادہ مغرب میں لوگ مولانا رومی کے شیدائی اور دیوانے ہیں۔ اسکی وجہ ان کا وہ آفاقی کلام پیغام ہے جو سرچشمہ عشق ومحبت ہے اور صلح کل کی دعوت دیتا ہے۔ انہوں نے دنیا بھر میں مختلف زبانوں میں مثنوی معنوی کے تراجم پر روشنی ڈالی، اور مزید کہا کہ ہندوستان میں بیدل دہلوی اور علامہ اقبال نے رومی کا بہت اثر قبول کیا جو ان کے کلام میں جابجا نظر آتا ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مانو نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا کہ مولانا جلال الدین رومی کا کلام کتاب وسنت کا نچوڑ ہے اور اپنے کلام کے ذریعہ رومی نے انسان کو خدا سے ملانے کی کوشش کی ہے۔ اور ان کے کلام کے ذریعہ ہر طرح کے انسان نے اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق فائدہ حاصل کیا ہے۔ آج کے اس پُرانتشار دور میں رومی کے کلام و پیام کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ مولانا رومی کی شخصیت مذہب ومنطقہ سے بالاتر ہے۔ ان کی تعلیمات ساری انسانیت کے لیے ہے۔ ڈاکٹر سیدہ عصمت جہاں، صدر شعبہ فارسی ومطالعات وسط ایشیاء و ڈائرکٹر سمینار نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ پروفیسر عزیز بانو، کنوینر سمینار نے اغراض ومقاصد بیان کیے۔ پروفیسر غفوروا میدہ، ڈائرکٹر ریسرچ سنٹر تاجکستان نے بحیثیت مہمانِ اعزازی خطاب کیا۔ آقای ارحان اوکان یلمان کنسول جنرل جمہوریہ اسلامیہ ترکیہ نے بحیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کیا۔ ڈاکٹر معراج عالم، ترکی فیکلٹی مانو نے ہدیہ تشکر پیش کیا۔ ڈاکٹر قیصر احمد، اسوسیئٹ پروفیسر، شعبہ فارسی ومطالعات وسط ایشیا نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

قومی کھیلوں میں ریلائنس فاؤنڈیشن کے کھلاڑیوں نے تاریخ رقم کی

20 گولڈ سمیت 43 تمغے جیتے

دہرادون، 14 فروری، 2025 ۔ریلائنس فاؤنڈیشن کے کھلاڑیوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قومی کھیلوں میں 43 تمغے جیتے ہیں۔ ان میں سونے کے 20، چاندی کے 16 اور کانسی کے 7 تمغے شامل ہیں۔ ایتھلیٹکس میں ریلائنس فاؤنڈیشن کے کھلاڑیوں نے جھنڈا گاڑ کر کل 21 تمغے جیتے ہیں۔ انیمیش کجور 100 میٹر، 200 میٹر اور 4x100 میٹر ریلے میں تین گولڈ میڈل جیت کر ایک اسٹار کھلاڑی کے طور پر ابھرے۔ جیوتی یاراجی نے 100 میٹر ہرڈل ریس اور 200 میٹر مقابلوں میں دو طلائی تمغے جیت کر اپنی طلائی جیت کا سلسلہ جاری رکھا۔ قومی ریکارڈ ہولڈر تیجس شرسے نے مردوں کی 110 میٹر رکاوٹوں میں سونے کا تمغہ جیت کر اپنے تمغوں کی تعداد میں اضافہ کیا۔ جیوتی اور تیجس دونوں نے لگاتار پچھلے تین قومی کھیلوں میں گولڈ میڈل جیتے ہیں۔ ساون نے 5000 میٹر اور 10000 میٹر میں گولڈ میڈل بھی جیتا، کرن مہاترے نے 10000 میٹر میں چاندی کا تمغہ جیتا۔ اس کے ساتھ ہی کرن نے 2025 میں ہونے والی ایشین چیمپئن شپ کے لیے بھی کوالیفائی کر لیا ہے۔ ریلائنس فاؤنڈیشن ہائی پرفارمنس سینٹر، اڈیشہ کے ہیڈ کوچ مارٹن اوونس نے کہا، ''یہ ریلائنس فاؤنڈیشن کے کھلاڑیوں کے لیے ایک بہت کامیاب نیشنل گیمز تھے۔ ہم نے اکیلے ایتھلیٹکس میں سات ذاتی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور کئی نئے میٹ ریکارڈ بنائے۔ ہمارے ایتھلیٹکس دستے نے 12 گولڈ میڈل جیتے، جس سے ہمیں امید ہے کہ آنے والے سیزن میں انہیں اعتماد ملے گا۔ مومیتا منڈل نے لمبی چھلانگ میں طلائی تمغہ اور 100 میٹر رکاوٹوں میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ ساتھیان گناسیکرن نے ٹیبل ٹینس مینز ڈبلز میں گولڈ میڈل، مینز سنگلز میں سلور اور مینز ٹیم ایونٹ میں کانسی کا تمغہ جیتا ہے۔ غنیمت سیکھوں نے اسکیٹ میں گولڈ میڈل جیتا، کوالیفیکیشن راؤنڈ میں 124 کے اسکور کے ساتھ قومی ریکارڈ قائم کیا۔ تجربہ کار شوٹر گرپریت سنگھ نے 25 میٹر ریپڈ فائر پسٹل میں سلور میڈل اور 10 میٹر ایئر پسٹل میں کانسی کا تمغہ جیتا ہے۔ نیرج کمار نے 50 میٹر رائفل تھری پوزیشنز ایونٹ میں گولڈ میڈل جیتا، جبکہ پلک گلیا نے خواتین کے 10 میٹر ایئر پسٹل مقابلے میں چاندی کا تمغہ جیتا۔ آشی چوکسی نے خواتین کے 50 میٹر رائفل تھری پوزیشنز ایونٹ کے کوالیفیکیشن راؤنڈ میں عالمی ریکارڈ توڑ دیا۔ ہریانہ کی خواتین کی ٹیم چیمپئن شپ جیتنے میں بیڈمنٹن کی ماہر انتی ہڈا نے کلیدی کردار ادا کیا اور انوپما اپادھیائے نے گزشتہ ایڈیشن میں سونے کے تمغے کے بعد خواتین کے سنگلز میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ تیر اندازی میں، گولڈی مشرا نے مردوں کے ریکرو ٹیم ایونٹ میں طلائی اور مکسڈ ٹیم ایونٹ میں کانسی کا تمغہ جیتا، جب کہ جوئیل سرکار نے مردوں کے ریکرو انفرادی مقابلے میں طلائی تمغہ جیت کر اپنی مہم کا شاندار اختتام کیا۔ پیرس اولمپکس کے بعد واپسی کرتے ہوئے، لولینا بورگوہین نے خواتین کی 75 کلوگرام کیٹیگری میں اعلیٰ کارکردگی کے ساتھ باکسنگ میں بھی طلائی تمغہ جیتا۔

مانو میں پیر کو ایک روزہ قومی سمینار۔ مختار عباس نقوی کریں گے شرکت

جنوبی ہندوستانی معاشروں کی پیچیدہ سماجیات کو علمی طریقے سے اجاگر کرنا کا سمینار کا اہم مقصد

حیدرآباد، 14 فروری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ سماجیات اور شعبہ تعلیم نسواں کی جانب سے یونیورسٹی کے لائبریری آڈیٹوریم میں بروز پیر 17 فروری 2025 کو ایک روزہ قومی سمینار کا انعقاد عمل میں لایا جا رہا ہے۔ سمینار کی افتتاحی تقریب میں بطور مہمان خصوصی جناب مختار عباس نقوی، سابق مرکزی وزیر اقلیتی امور شرکت کر رہے ہیں جبکہ معروف سماجی سائنٹسٹ پروفیسر جی الوائیس کلیدی خطاب پیش کریں گے تقریب کی صدارت یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن کریں گے۔ جبکہ رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد مہمان اعزازی ہیں۔ اس سمینار کا مقصد مسلمانوں، دلتوں، آدیواسیوں اور صنفی گروہوں کی زندگیوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، جنوبی ہندوستانی معاشروں کی پیچیدہ سماجیات کو تلاش کرنا ہے۔ یہ علمی مکالمہ ان برادریوں کے تجربات کی تشکیل میں ذات، طبقے، مذہب اور جنس کے تقاطع کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سیمینار میں جنوبی ہند میں مسلم کمیونٹیز کو درپیش تاریخی وعصری چیلنجوں کا جائزہ لیا جائے گا، جن میں تعلیمی اور اقتصادی نقل وحرکت، اور مذہب اور ذات کا ملاپ شامل ہے۔ دلت تحریکوں اور تجربات پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا، مزاحمت اور لچک، نمائندگی، اور ایک دوسرے سے جڑی شناخت کو اجاگر کیا جائے گا۔ سمینار میں ان مسائل کو علمی بحث میں اجاگر کرتے ہوئے جنوبی ہندوستان میں سماجی عدم مساوات کو گہرائی سے سمجھنے میں تعاون کرنا اور تکثیری معاشرے میں جامع ترقی اور انصاف کو فروغ دینا ہے۔ اس ایک روزہ کانفرنس کے کوآرڈینیٹرس ڈاکٹر شبانہ کیسر، ڈاکٹر ہلال احمد وار اور کنوینرس ڈاکٹر کے ایم ضیاء الدین اور پروفیسر آمینہ تحسین ہیں۔ سمینار کے منتظمین نے باذوق افراد سے سمینار میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

درگاہ یوسفینؒ میں کل ہند تنظیم اصلاح معاشرہ کے زیر اہتمام شب برأت کے موقع پر منعقدہ لوح قلم کانفرنس سے مولانا صوفی ارشد چشتی ابوالعلائی (سجادہ نشین خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ، منڈی میر عالم) خطاب کرتے ہوئے۔

امریکی پابندیاں اسرائیل کو بچانے کا حربہ

بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) یا عالمی عدالت کے 79 رکن ممالک نے آئی سی سی پر امریکہ کی پابندیوں کی مذمت کی ہے اور الزام لگایا ہے کہ یہ فیصلہ سنگین جرائم کے لئے معافی کے خطرے کو بڑھانے اور بین الاقوامی قانون کو کمزور کرنے والا عمل ہے۔ 8 فروری کو ایک بیان میں، ان ممالک کے گروپ نے جو کہ عدالت کے ارکان کا تقریباً دو تہائی حصہ ہے آئی سی سی کی حمایت کی اور کہا کہ عدالت کی جانب سے اسرائیل کی تحقیقات کرنے کی پاداش میں امریکی پابندیاں بین الاقوامی قانون کو کمزور کریں گی۔

''مناتلے شکشک'' مضمون نویسی میں شیخ عبدالرحیم سر کے مضمون کا انتخاب!

سینئر ناظر تعلیم رمیش مکتاوٹھل ٹھاکر کے ہاتھوں شیخ عبدالرحیم کا استقبال

اورنگ آباد: 14 رفروری (نامہ نگار) شیخ عبدالرحیم سر کے لکھے ہوئے ایک مضمون کو اورنگ آباد میں دوسری ٹیچر لٹریچر کانفرنس میں مشہور کتاب 'مناتلے شکشک' کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ شیخ عبدالرحیم سر نے زندگی کے اپنے پسندیدہ استاد کے بارے میں ایک مضمون 'آئیڈیل ٹیچر- جناب ناصر خان پٹھان' لکھا تھا اور اسے ضلع پریشد، اورنگ آباد ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا تھا۔ شیخ عبدالرحیم سر نے مضمون کو 'مناتلے شکشک' کے مجموعے میں جگہ دینے پر سلیکشن کمیٹی اور ادارتی بورڈ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ آج اس ضمن میں سینئر ایجوکیشن ایکسٹینشن آفیسر کے ساتھ ساتھ ایک بہترین ڈائریکٹر، بہترین آفیسر شری رمیش مکتاوٹھل ٹھاکر صاحب کے دست مبارک نے آج شیخ عبدالرحیم صاحب کو ان کے مضمون کے انتخاب اور دوسری ٹیچر کانفرنس میں شرکت کے لیے ضلع پریشد اورنگ آباد ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (سیکنڈری) کی طرف سے اعزازی سند، اعزازی ٹرافی اور ایک کتاب ''مناتلے شکشک'' تحفے میں پیش کیا۔ اس بارے میں ضلع پریشد محکمہ تعلیم کی مسز اشونی لاٹکر، پرائمری ایجوکیشن آفیسر مسز جے شری چوہان اور سینئر ایجوکیشن ایکسٹینشن آفیسر رمیش مکتاوٹھل ٹھاکر سر کا شیخ عبدالرحیم سر نے شکریہ ادا کیا۔

10 فروری کے فائرنگ معاملے کا پردہ فاش، ناندیڑ پولیس کی بڑی کامیابی، دو گرفتار

ناندیڑ، 14 فروری (حیدر علی)—10 فروری کو گرودوارہ گیٹ نمبر 6 کے قریب ہوئے فائرنگ معاملے میں ناندیڑ پولیس نے بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے منپریت سنگھ عرف منّو (31) اور ہرپریت سنگھ عرف ہپی (25) کو گرفتار کر لیا ہے۔ دونوں کے قبضے سے ایک بغیر نمبر کی بائیک اور سیاہ شیشوں والی کار ضبط کی گئی ہے۔ اس فائرنگ میں رویندر سنگھ راٹھوڑ کی موت ہو گئی تھی، جبکہ گرمیت سنگھ شدید زخمی ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ حملہ رندا نے انتقامی جذبے کے تحت کروایا ایسا کہا جا رہا ہے۔ پولیس نے 13 فروری کو اس معاملے کا کامیابی سے پردہ فاش کر کے قابلِ تعریف کارنامہ انجام دیا۔ گرفتار ملزمان کو آج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ ناندیڑ پولیس معاملے کی باریک بینی سے تفتیش میں مصروف ہے۔

ریڈینٹ انسٹی ٹیوٹ آف فاؤنڈیشن اسٹڈیز کی شاندار الوداعی تقریب

ریڈینٹ انسٹی ٹیوٹ آف فاؤنڈیشن اسٹڈیز، ناندیڑ میں دسویں جماعت کے طلبہ کے لیے ایک یادگار الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں ان کے تعلیمی سفر کی کامیاب تکمیل کو منایا گیا۔ اس تقریب کی صدارت جناب الطاف حسین صاحب نے کی، جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر انجینیئر جاوید لطف اللہ صاحب اور جناب فاروق شیبی صاحب نے شرکت کی اور طلبہ کے ساتھ اپنی قیمتی باتیں شیئر کیں۔ تقریب کے دوران دسویں جماعت کے طلبہ نے اپنے خیالات اور احساسات کا اظہار کیا، جبکہ نویں جماعت کے طلبہ نے تمام انتظامات سنبھالے اور نظامت کے فرائض بھی ادا کیے۔ اساتذہ کرام میں بشرا پروین اور اسماعیل سر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے طلبہ کو آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ جناب فاروق شیبی صاحب نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے طلبہ کے نظم و ضبط کو سراہا اور ان کے مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے طلبہ کو اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کمیونٹی کی نمائندگی کے حوالے سے رہنمائی فراہم کی۔ انجینیئر جاوید لطف اللہ صاحب نے اپنے 11 نکات پر مشتمل خطاب میں طلبہ کو بہتر تعلیم اور روشن مستقبل کی طرف مکمل رہنمائی کی۔ جناب الطاف حسین صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح طلبہ میڈیکل سائنس اور انجینیئرنگ میں بغیر کسی دباؤ کے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے ریڈینٹ انسٹی ٹیوٹ کے منفرد تعلیمی و تدریسی طریقہ کار کو اجاگر کیا، جس سے طلبہ دسویں جماعت سے پہلے ہی آنے والے مسابقتی امتحانات کی تیاری شروع کر دیتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں وہ بغیر کسی پریشانی کے اعلیٰ تعلیمی امتحانات میں کامیابی حاصل کرتے ہے اپنے کیریئر میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ریڈینٹ انسٹی ٹیوٹ کے مینیجنگ ڈائریکٹر، ایس ایم صمیم نے اپنے پیغام میں بیاچ 2024-25 کو تیز رفتاری سے بدلتی ہوئی دنیا میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے حیرت انگیز کارناموں میں اپنا کردار ادا کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے طلبہ سے کہا کہ وہ آج ہی فیصلہ کریں کہ دنیا اگلے 50 سال کیسے چلے گی اور اس میں ان کا کیا کردار ہوگا، اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ وہ اپنے کیریئر کا انتخاب ایسے کریں کہ اس سے نہ صرف ذاتی فائدہ ہو بلکہ ملک و ملت کے لیے بھی و؟ سود مند ثابت ہو سکے۔ تقریب کے انتظامات میں شعیب سر اور محیط سر کا اہم کردار رہا، جنہوں نے اس تقریب کو کامیاب بنانے میں اپنی بھرپور محنت کی۔ یہ شاندار تقریب طلبہ کے دلوں میں ایک طویل عرصے تک اپنی یادگار نقش چھوڑے گی اور انہیں اپنے مستقبل میں کامیاب ہونے کی ترغیب دے گی۔

غازی پور سے رکن پارلیمنٹ افضال انصاری کے خلاف مقدمہ درج، مہاکمبھ پر متنازعہ بیان دینے کا الزام

غازی پور سے رکن پارلیمنٹ افضال انصاری پر مہاکمبھ کے حوالے سے دیے گئے متنازعہ بیان کی وجہ سے شادی ا? باد تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ انصاری نے کہا تھا کہ مانا جاتا ہے کہ جب لوگ گنگا کے ساحل پر غسل کرتے ہیں تو ان کے گناہ دھل جاتے ہیں، جس سے ان کا سورگ میں جانے کا راستہ کھل جاتا ہے لیکن اس وقت جو بھیڑ مہاکمبھ میں دیکھی جا رہی ہے، اس سے ایسا لگتا ہے کہ اب نرک میں کوئی نہیں بچے گا! انصاری نے ٹرینوں میں بھیڑ اور وہاں ہونے والی توڑ پھوڑ کا ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ لوگوں کی حالت یہ ہو چکی ہے کہ وہ ٹرینوں کے شیشے تک توڑ رہے ہیں اور اندر موجود خواتین بھی خوف کے مارے کانپ رہی ہیں۔ افضال انصاری نے بتایا کہ ان ٹرینوں میں جن نوجوانوں نے شیشے توڑے، ان کی عمر 15 سے 20 سال کے درمیان تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس اتنی بڑی بھیڑ کی وجہ سے وہ اس قدر خوف میں مبتلا تھے کہ اندازہ ہی نہیں لگا پائے کہ کتنے افراد اس بھگدڑ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ انصاری نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ واپس ا? رہے ہیں، وہ موت کے مناظر کا ذکر کر رہے ہیں اور ان کے مطابق اس دوران بے شمار جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ انصاری کے اس بیان کے سلسلہ میں، جس میں انہوں نے عوامی سطح پر ٹرینوں میں ہونے والے ہنگاموں کا ذکر کیا تھا، شادی آباد تھانے میں ایک مقدمہ درج کرایا گیا ہے۔ مقدمہ ضلعی کوآپریٹیو بینک کے سابق صدر دیو پرکاش سنگھ کی درخواست پر درج کیا گیا ہے۔

ناندیڑ، ایوت محل سمیت پانچ ہوائی اڈوں کی جلد ایم آئی ڈی سی کو منتقلی

جلد ہی ضلع سطح پر صنعت بھون کی تعمیر: وزیر صنعت سامنت کا پریس کانفرنس سے خطاب

ناندیڑ: 14 فروری: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ میں ہوائی سروس کو مزید تیز اور آسان بنانے کے لیے ریاستی حکومت کوشش کر رہی ہے۔ ممبئی ایئرپورٹ پر بڑھتی ہوئی بھیڑ کو دیکھتے ہوئے پارکنگ کے مسئلے کو حل کرنا حکومت کی ترجیح ہے۔ اس لیے ریاست حکومت جلد ہی ناندیڑ، یاوتمل سمیت پانچ ہوائی اڈے نجی کمپنیوں سے لے کر خود منتقلی کرے گی، یہ معلومات ریاست کے صنعت اور مراٹھی زبان کے وزیر ادے سامنت نے آج یہاں دی۔ وزیر صنعت ڈاکٹر ادے سامنت آج جمعہ کو ناندیڑ اور پربھنی کے دورے پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے صنعت بھون میں مختلف منصوبوں کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد انہوں نے صحافیوں سے بات چیت کی۔ اس دوران ناندیڑ ایئرپورٹ اور وہاں کی سہولیات کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی۔ نائٹ لینڈنگ سمیت جدید سہولیات کے حوالے سے شکایات کو مدنظر رکھتے ہوئے ناندیڑ سمیت لاتور، یاوتمل، سولاپور اور امراوتی کے ہوائی اڈے جلد ہی نجی کمپنیوں سے واپس لیے جائیں گے۔ نجی کمپنیوں کو دی گئی نوٹسوں کا دورانیہ بھی مکمل ہو چکا ہے۔ جلد ہی ایم آئی ڈی سی کو منتقلی کا عمل مکمل ہو جائے گا، انہوں نے واضح کیا۔ ناندیڑ سمیت لاتور، ایوت محل، سولاپور اور امراوتی یہ ہوائی اڈے کمپنی سے واپس لینے کے لیے انہیں نوٹس دی گئی ہیں۔ ان نوٹسوں کا دورانیہ بھی مکمل ہو چکا ہے اور جلد ہی مذکورہ ہوائی اڈے ایم آئی ڈی سی کو منتقل کیے جائیں گے۔ اس کے بعد وہاں نائٹ لینڈنگ سمیت جدید سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ باقاعدہ دیکھ بھال، مرمت کے ساتھ ساتھ آمدنی بڑھانے کے لیے اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔ اس میں خاص طور پر چارٹر ہوائی سروس شروع کرنے کی کوشش ہے۔ نیز ناندیڑ-ممبئی ہوائی سروس بھی جلد ہی شروع ہو جائے گی، انہوں نے بتایا۔ داؤوس کی عالمی کانفرنس کو انہوں نے کامیاب کانفرنس قرار دیا۔ تقریباً پندرہ ہزار کروڑ کی سرمایہ کاری مہاراشٹر میں ہو رہی ہے۔ اس سے ناندیڑ میں کسی بڑے صنعت کو لانے کی کوشش کی جائے گی۔ صنعتوں کو فروغ دینے کے لیے تمام اضلاع میں صنعت بھون تعمیر کیا جائے گا، اور صنعتی بستیوں میں پانی، سڑکیں، سٹریٹ لائٹس جیسی بنیادی سہولیات فراہم کرنے کو ترجیح دی جائے گی۔ اس کے لیے فنڈز کی کمی نہیں ہوگی۔ ناندیڑ کے لیے 38 کروڑ، پربھنی کے لیے 29 کروڑ جبکہ ہنگولی ضلع کو 16 کروڑ روپے دیے گئے ہیں۔

تحصیل سطح پر ایم آئی ڈی سی کو ترجیح: صنعت، کاروبار کو فروغ دینے کے لیے تحصیل سطح پر ایم آئی ڈی سی بنانے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس پالیسی کے تحت مارتلا، بیلولی، مکھید، دھرم آباد کی ایم آئی ڈی سی اور وسمت میں ڈرائی پورٹ جلد ہی شروع ہو جائے گا، انہوں نے بتایا۔ ڈرائی پورٹ کے لیے 100 ہیکٹر زمین دستیاب کرائی گئی ہے۔ اس کا کام بھی جلد ہی شروع ہو جائے گا۔ نئی صنعتی بستیوں میں 20 فیصد جگہ چھوٹی صنعتوں کے لیے مخصوص ہوگی، انہوں نے بتایا۔

سانگلی میں ذیلی مرکز قائم کریں گے: ملک میں سانگلی اور وسمت کے علاقے میں ہلدی کی سب سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے۔ بالا صاحب ٹھاکرے ہرادرا مرکز کے صدر، ایم ایل اے ہیمانت پاٹل کی پہل پر وسمت میں قائم ہلدی تحقیقاتی مرکز کا ذیلی مرکز سانگلی میں قائم کیا جائے گا۔ سانگلی کے ہلدی پیدا کرنے والے کاشتکاروں اور صنعتکاروں کا یہ مطالبہ تھا۔ اس حوالے سے ہیمانت پاٹل سے بات چیت ہوئی ہے اور آئندہ کے دور میں سانگلی میں ذیلی مرکز قائم کیا جائے گا، سامنت نے بتایا۔

تجارت وصنعت سمٹ منعقد کریں گے: ناندیڑ ایئرپورٹ جیسی کچھ بنیادی ضروریات پوری ہونے کے بعد اس علاقے میں بڑی صنعتوں کو لانے کے لیے تجارت و صنعت کے معزز کمپنیوں کی شرکت کے ساتھ ایک تجارتی کانفرنس منعقد کی جائے گی۔

ضلع سطحی کمیٹی کو فعال کریں گے: مراٹھی زبان کے وزیر کے طور پر مراٹھی زبان کے فروغ، ترویج پر زور دیا جائے گا۔ اس کے لیے ضلع سطح پر ضلع کلکٹر کو نوڈل آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ ضلع سطحی کمیٹی کے ذریعے مراٹھی زبان کے فروغ کے اقدامات جاری ہیں۔ کمیٹی کو مزید فعال کیا جائے گا، انہوں نے واضح کیا۔ اس سے قبل انہوں نے محکمہ کا جائزہ لیا جس میں وزیر اعظم روزگار تخلیق، کھادی گرامودیوگ اور ویشوا کرما انڈسٹری اسکیموں کے حوالے سے جائزہ لیا۔ منصوبے نافذ کرتے وقت بینکوں کو رکاوٹ نہیں بننے کی ہدایت دی۔ نیز کوئی بھی کیس زیر التوا نہ رہے اور نفاذ کی شرح 100 فیصد ہو، یہ ہدایات انہوں نے دیں۔ اس موقع پر تجارتی و صنعت گروپ کی مختلف تنظیموں سے بات چیت کی۔ جائزہ میٹنگ میں ایم ایل اے بالاجی کلیانکر، ایم ایل اے بابوراو قدم کوہلیکر، ایم ایل اے آنند پاٹل بوندھارکر، ایم آئی ڈی سی کے علاقائی افسر دھننجے انگلی، ایگزیکیٹو انجینئر مسٹر گھول، نیز ضلع صنعتی مرکز کے منیجر امول انگلی اور دیگر محکموں کے سربراہ موجود تھے۔

مکتب فلاح دارین کا چوتھا سالانہ جلسہ

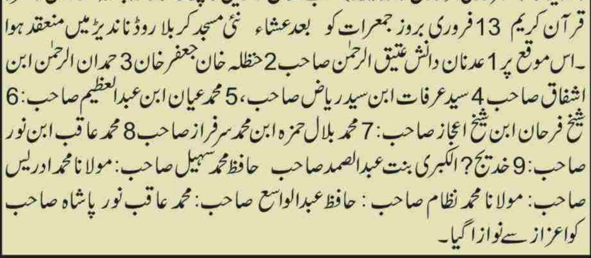

ناندیڑ:14فروری (ورق تازہ نیوز) مکتب فلاح دارین کا چوتھا سالانہ جلسہ وتکمیل ناظرہ قرآن کریم 13 فروری بروز جمعرات کو بعد عشاء نئی مسجد کربلا روڈ ناندیڑ میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر 1 عدنان دانش عتیق الرحمٰن صاحب 2 حنظلہ خان جعفر خان 3 حمدان الرحمٰن ابن اشفاق صاحب 4 سید عرفات ابن سید ریاض صاحب، 5 محمد عیان ابن عبدالعظیم صاحب: 6 شیخ فرحان ابن شیخ اعجاز صاحب: 7 محمد بلال حمزہ ابن محمد سرفراز صاحب 8 محمد عاقب ابن نور صاحب: 9 خدیج؟ الکبری بنت عبدالصمد صاحب حافظ محمد سہیل صاحب: مولانا محمد ادریس صاحب: مولانا محمد نظام صاحب: حافظ عبدالواسع صاحب: محمد عاقب نور پاشاہ صاحب کو اعزاز سے نوازا گیا۔

فاروقی مہرین بیگم کو مشن UPSC امتحان میں ریاستی سطح پر پہلی پوزیشن حاصل، جلگاؤں میں اعزاز سے نوازا گیا

جلگاؤں: دی میمن مرچنٹس اسوسی ایشن کے زیر انصرام چلنے والے ادارے موئید المسلمین ہائی اسکول، پربھنی کی ہونہار طالبہ فاروقی مہرین بیگم محمد ولی الدین نے الفیض فاؤنڈیشن، جلگاؤں کے زیر اہتمام منعقدہ مشن UPSC امتحان میں کلاس 9 ویں گروپ میں ریاست بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے شاندار کامیابی حاصل کی۔ ان کی اس کامیابی نے نہ صرف ان کے اسکول

بلکہ پورے ضلع کا نام روشن کر دیا۔ اسی امتحان میں عائشہ ثمین سید سراج الحق نے ضلع ٹاپر کا اعزاز حاصل کر کے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی درج کی۔ اس شاندار کامیابی کے اعتراف میں جلگاؤں میں ایک انعامی تقسیم تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں ڈاکٹر عبدالکریم سالار اور دیگر معزز مہمانوں کی موجودگی میں فاروقی مہرین بیگم کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر مقررین نے ان کی محنت، لگن اور تعلیمی شوق کی تعریف کی، جو دیگر طلبہ کے لیے بھی ایک مثال ہے۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ پربھنی ضلع کے تمام ہی اسکولس کو مشن یو پی ایس سی کی طرف جوڑنے کا کلیدی رول سی ای ای پربھنی کی جانب سے کیا گیا جس کے صدر غلام محمد مٹھو اور ان کی ٹیم نے بہت ہی جدوجہد کے ساتھ ضلع بھر کے تمام اسکول کے طلبہ و طالبات کو یو پی ایس سی جیسی فیلڈ کی طرف متوجہ کرایا نہ صرف متوجہ کرایا بلکہ ان تمام طلباء جو یو پی ایس سی کا حصہ بنتے ہیں ان کے لیے کلاسز کا نظم بھی کیا جس میں طلبہ کو الگ الگ سینٹر پر بہترین تجربہ کار معلمین کے ذریعے یو پی ایس سی جیسے ایگزام کی تیاری کرائی جا رہی ہے اور اسی کا یہ نتیجہ دیکھنے کو ملا ہے کہ پربھنی کے مشہور اسکول موئید المسلمین ہائی سکول کی طالبہ نے ریاستی سطح پر پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ غلام محمد مٹھو صاحب اور ان کی تمام سی ای ای کی ٹیم نے اس طالبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے اسکول کے ہیڈ ماسٹر و معلمین و معلمات کو بھی مبارکباد پیش کی ہے۔

کالاپل تا حبیب ٹاکیز کارنر دوکانوں کی انہدامی جاری

تجاوزات کے ہٹتے ہی نئی سڑک کی تعمیر کا عاجلانہ آغاز

ناندیڑ:14/فروری:(ورق تازہ نیوز) محلہ گاڑی پورہ میں مستان شاہ ولی رحمت اللہ علیہ چھوٹی درگاہ کے قریب کالاپل تا حبیب ٹاکیز کارنر نئی سڑک پر برتیج کی تعمیر کے لیے دکانوں کی انہدامی کاروائی جنگی پیمانے پر جاری ہے۔ محکمہ ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کے ملازمین اور افسران کی نگرانی میں سڑک کی کشادگی کا کام چل رہا ہے۔ پوک لینڈ کی مدد سے دکانوں، ہوٹلوں اور کچے مکانوں کو منہدم کیا جا رہا ہے۔ انہدامی کاروائی ختم ہوتے ہی باقی ماندہ سڑک کے تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ اس طرح حبیب پاکیز (مین روڈ) سے کالا پل تک نیا راستہ ٹریفک کے لیے دستیاب ہو جائے گا۔ اس طرح گاڑی پورہ چھوٹی درگاہ، بڑی درگاہ، بھوئی گلی، فتح برج، ملیان زیر قلعہ کے ساکنان کو آمد رفت کے لیے ایک نیا راستہ مل جائے گا۔ جس کا کافی سالوں سے مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ گزشتہ چند ہفتے قبل نوجوانان گاڑی پورہ نے اشوک راو چوہان (رکن راجیہ سبھا) سے ملاقات کر کے کالا پل تا حبیب ٹاکیز کارنر محمد علی روڈ تک نئے راستے کی تعمیر کے کام کے بند ہونے کی شکایت کی گئی تھی جس کے بعد اشوک راؤ نے میونسپل کارپوریشن کے کمشنر اور دیگر ملازمین کو بلوا کر انہیں رُکے ہوئے تعمیر کام کو فوری شروع کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اس کے چند دن بعد ہی پوک لینڈ لا کر تعمیری کام رکاوٹ بننے والی دکانوں اور گھروں کو منہدم کرنے کی کاروائی شروع کر دی گئی تھی اب تک 25 سے قریب دکانیں منہدم کی گئی ہیں اور باقی ماندہ سبھی جلد منہدم ہونے والی ہیں۔ یاد رہے کہ کالا پل کے نئے پل پر کچھ سڑک کی تعمیر سال گزشتہ ہو چکی ہے۔

ہم مہایوتی کے طور پر لڑیں گے لیکن فیصلے مقامی سطح پر: ریاستی صدر باونکولے کا بیان

ناندیڑ - مہاراشٹر میں ہم اسمبلی انتخابات میں مہایوگ کے طور پر میدان میں اترے اور عوام نے زبردست اکثریت سے حمایت کی۔ آئندہ مقامی خودمختاری کے انتخابات کارکنان کے ہیں نہ کہ لیڈروں کے۔ ریاست میں یہ تمام انتخابات دوبارہ مہایوگ کے طور پر لڑے جائیں گے۔ تاہم، مقامی سطح کے لیڈروں کو اس حوالے سے مختلف موقف اختیار کرنے کا اختیار ہے، ریاست کے ریونیو وزیر اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے ریاستی صدر چندر شیکھر باونکولے نے آج ناندیڑ میں کہا۔ وہ چار اضلاع کی تنظیمی سرگرمیوں کے تحت بھکتی لانز میں منعقدہ عہدیداروں اور کارکنوں کی ورکشاپ میں بطور مرکزی رہنما خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر بی جے پی کے ایگزیکٹو صدر رویندر چوہان، سابق وزیر اعلیٰ اشوک راؤ چوہان، پربھنی کی نگراں وزیر میگھنا بورڈیکر، سابق وزیر سنبھاجی پاٹل نیلنگکر، رکن اسمبلی تشار راٹھوڑ، رکن اسمبلی راجیش پاوار، رکن اسمبلی شریجیا چوہان، رکن اسمبلی جیتیش انتاپورکر، رکن اسمبلی تاناجی مٹکلے، بی جے پی کے علاقائی تنظیمی وزیر سنجے کوڈگے، پروگرام کے منتظم اور ایگزیکٹو میٹروپولیٹن صدر سابق رکن اسمبلی امرناتھ راجورکر، ریاستی سکریٹری دیوداس راٹھوڑ، چیتنیا باپو دیشمکھ، سنتک ہمبرڈے، کشور دیشمکھ، وجیاتائی چوہان، ماروتراو کاولے گروجی، مانک لوہ گاوے، وجے گمبھیرے اسٹیج پر موجود تھے۔ اس موقع پر باونکولے نے کہا کہ مقامی خودمختاری کے انتخابات کے حوالے سے بات کرتے ہوئے، سپریم کورٹ نے او بی سی ریزرویشن کے لیے درکار ڈیٹا مکمل کر لیا ہے۔ الیکشن کے عمل کو مکمل کرنے میں 45 دن لگتے ہیں۔ عدالت کے فیصلے کے بعد ریاستی الیکشن کمیشن انتخابات کے لیے تیار ہے۔ لہذا، کارکنوں کو ان انتخابات کو مہایوگ کے طور پر مضبوطی سے لڑنے کے لیے تیار رہنا چاہئے۔ ساتھ ہی، اگر مقامی سطح پر صورتحال مختلف ہو، تو کارکنوں کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے، مقامی قیادت مہایوگ کے تحت یا آزادانہ طور پر لڑنے کا فیصلہ کرے گی اور اس حوالے سے بی جے پی ریاست کو فیصلہ بتائے گی۔ اس کے بعد ہی اس حوالے سے مناسب سمت واضح کی جائے گی۔ بی جے پی نے ریاست میں ڈیڑھ کروڑ ارکان کی رکنیت کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اب تک ایک کروڑ دس لاکھ ارکان کی رکنیت ہو چکی ہے۔ بقیہ 40 لاکھ ارکان کی رکنیت کا ہدف آنے والے وقت میں پورا کیا جائے گا۔ جن کارکنوں یا عہدیداروں نے سب سے زیادہ رکنیت حاصل کی، انہیں اقتدار کا فائدہ دیا جائے گا۔ کم از کم 100 ارکان کی رکنیت والے عہدیدار کو خصوصی ایگزیکٹیو آفیسر کے عہدے پر فائز کیا جائے گا۔ 500 سے زیادہ رکنیت حاصل کرنے والوں کو ضلع کونسل، میونسپل کونسل، اور میٹروپولیٹن انتخابات میں پارٹی کی طرف سے ٹکٹ دیا جائے گا۔ بی جے پی ہماری پارٹی ہے اور اب ہمیں اپنے احترام اور عوام کی بھلائی کے لیے کام کرنا ہے۔

ایندھن کی بچت سے پائیدار ترقی ممکن: ادیتی تٹکرے

ممبئی: روزمرہ کی زندگی میں زیادہ سے زیادہ شمسی توانائی کے استعمال اور ایندھن کی بچت کے ذریعے مستقبل میں توانائی کے تحفظ، پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کے اہداف حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ یہ بات خواتین و اطفال بہبود کی وزیر ادیتی تٹکرے نے کہی ہے۔ پیٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت اور تیل کی صنعت، ریاستی حکومت کی فعال شراکت سے ماحولیات کے تحفظ کے لیے گرین انرجی کے فروغ کے لیے بیداری مہمات چلا رہی ہیں۔ اس کے تحت 14 فروری سے 28 فروری 25 تک سنرکشن شمتا مہوتسو منایا جائے گا۔ اس مہم کا افتتاح آج یشونت راؤ چوہان پرتھسٹان میں وزیر ادیتی تٹکرے کے ہاتھوں انجام پایا۔ اس موقع پر بھارت پیٹرولیم کارپوریشن کے بزنس ہیڈ راہول ٹنڈن، ہندوستان پیٹرولیم کارپوریشن کے منیجنگ ڈائریکٹر دیا شیش بسک، بی پی سی ایل کے ریاستی سربراہ راکیش سنہا، انڈین آئل کے منیجنگ ڈائریکٹر ابھیجیت گیتے، جی اے آئی ایل انڈیا لمیٹڈ کے ڈپٹی ڈائریکٹر محمد شفیع اوان، سینئر منیجر دیپک واگھ، رتیش جادھو سمیت دیگر افسران اور میونسپل کارپوریشن کے طلبہ موجود تھے۔ اس موقع پر اسٹیج گروپ کے ذریعے روڈ ناٹک کی مدد سے بچوں کو ایندھن کی بچت کا پیغام دیا گیا، جبکہ ایندھن کے تحفظ کے عزم کے طور پر اجتماعی حلف بھی لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے اس مہم کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ادیتی تٹکرے نے کہا کہ ایندھن کے متبادل کے طور پر ایل پی جی کا استعمال ملک کی ترقی کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ بھارت سرکار نے 2025 تک ایندھن میں 20 فیصد ایتھنول آمیزش کو لازمی کرنے کا ہدف رکھا ہے، جس سے درآمدات پر انحصار کم ہوگا اور کاربن و فوسل فیول کے استعمال میں بھی کمی آئے گی۔ ہمارا مقصد قابل تجدید توانائی کو فروغ دینا اور آلودگی سے پاک ماحول تشکیل دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گھروں میں گیس اور بجلی کا درست استعمال، عمارتوں میں سولر پینلز کی تنصیب، سڑکوں پر سگنل کے دوران گاڑی بند کرنا جیسے چھوٹے مگر موثر اقدامات کے ذریعے ہم ایندھن کی بچت کر کے پائیدار ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ یہ مہم 14 سے 28 فروری تک ریاست بھر میں تیل کی مارکیٹنگ کمپنیاں چلائیں گی، جس کا مقصد تحفظ، پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے رویوں میں تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ اس مہم میں طلبہ، نوجوان، ڈرائیورز، کلینرز، ملازمین، کسان، رہائشی ادارے، گرام پنچایتیں اور غیر سرکاری تنظیموں سمیت مختلف طبقات تک ایندھن کے تحفظ کی اہمیت اور اس کے فوائد سے آگاہ کیا جائے گا۔ ایندھن کی بچت کے پیغام کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے جائیں گے، جن میں اسکولوں اور عوامی مقامات پر آگاہی مہم، سائیکلوتھون، واک تھون، مصوری کے مقابلے، ایندھن موثر ڈرائیونگ مقابلے شامل ہیں۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد تقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لیے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqi
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔